عقیدہ کلاس
محمد عبد الباقی
انصار الخلافۃ الاسلامیہ

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ہم اپنی عقیدہ کلاس کاآغازعقیدہ وایمان کی اہمیت سے کریں گے تاکہ ہمیں پتاچلے کہ عقیدہ وایمان کوجانانااوراس کاصحیح ہوناایک مسلمان کے لیے کیوں ضروری ہے.

عقیدہ وایمان کی اہمیت

ایمان اسلام کی بنیاداوراساس ہے.ایمان کی بنیادپرہی دین اسلام کی عمارت استوارہوتی ہے.ایمان کی بنیادجس قدرگہری'مضبوط اورصحیح ہوگی اسی قدر اسلام کی عمارت مضبوط قائم ہوگی.جس طرح بنیاد کے بغیرعمارت قائم نہیں رہ سکتی جس طرح درخت کی جڑ کے بغیر درخت قائم نہیں رہ سکتااسی طرح ایمان کی صحت وسلامتی کے بغیراسلام قائم نہیں رہ سکتا.ایمان ہی اسلام کے عقیدہ توحیداوردیگرتمام عقائدکی بنیادہے.

ایمان اللہ تعالٰی کی کامل پہچان ہے جس کااثبات اورگواہی بندے کادل'زبان اورعمل دیتے ہیں اوردل'زبان اورباقی تمام اعضاء کے اعمال'ایمان سے مربوط اوراسی کی شرح وبسط ہیں.

نبی کریم کی حدیث ہے جس کے مطابق اسلام کی مثال ایک عمارت کی سی ہے.جس کی بنیادایمان ہے اوراس عمارت کے ستون نماز'روزہ'حج اورزکوۃ ہیں.اوراس کی چھت جہادفی سبیل اللہ ہے.

اسلام اوراعمال صالحہ کی قبولیت کے لیے ایمان بنیادی شرط ہے.جس کاایمان صحیح نہیں ہوگااس کااسلام بھی قبول نہیں ہوگا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

من عمل صالحامن ذکراوانثی وھومومن فلنحیینہ حیوۃ طیبہ ولنجزینھم اجرھم باحسن ماکانویعملون.النحل:۹۷

جونیک عمل کرے گامردہویاعورت اوروہ صاحب ایمان بھی ہوتوہم اسے(دنیامیں)ضرورایک پاکیزہ(اورآرام کی)زندگی عطاکریں گے اور(آخرت میں)ان کے اعمال کانہایت اچھاصلہ دیں گے.

اورجس کاایمان نہیں ہوگایاصحیح سلامت نہیں ہوگااس کے بارے میں اللہ کافرمان ہے.

ومن لم یؤمن م باللہ ورسولہ فانااعتدناللکفرین سعیرا.الفتح:۱۳

اورجوشخص اللہ اوراس کے رسول پرایمان نہیں لایاتوبلاشبہ ہم نے ایسے کافروں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیارکررکھی ہے.

واخردعونا ان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#2

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

آج ہم ایمان کےاصول وقواعد پڑھیں گے.

ایمان میں اعتقاد'قول اورعمل شامل ہیں.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

ایمان کے سترسے کچھ اوپرشعبے ہیں جن میں سب سے افضل شعبہ لااله الااللہ کہناہے اورسب سے ادنی شعبہ ایمان کایہ ہے کہ راستہ سے ہڈی(رکاوٹ)ہٹائی جائے اورحیاایمان کاایک شعبہ ہے.ابوداؤد:۴۶۷۴

اس حدیث میں ایمان کےضمن میں ان تین چیزون کازکرکیاگیاہے کہ ایمان کچھ چیزوں کااعتقاد رکھنا٬ قول زبان سے اداکرنااور اعمال کرنے کانام ہے.

اس لیے اہلسنت کے نزدیک ایمان کی تعریف یوں ہے.

التصدیق بالقلب والاقراربالسان والعمل بالجوارح

دل سے تصدیق کرنا٬زبان سے اقرارکرنااوراعضاء سے عمل کرنا.

اہلسنت کے نزدیک ان تینوں چیزوں اعتقاد٬قول اورعمل کانام ایمان ہے.اس کے مخالف دوگروہوں نے گمراہی اختیارکی.ایک نے کہاکہ صرف اعتقادمیں اللہ کومان لیناایمان ہے.اس طرح کے لوگ ہمارے معاشرے میں عام پائے جاتے جن کواعمال کرنے کوکہاجائے توکہتے ہیں ہم بھی اللہ کومانتے ہیں اس لیے ہمیں اللہ یقیناًبخش دے گاچاہے ہم اعمال نہ بھی کریں.اورکلمہ پڑھنے کے بعدکفریہ عمل سے ایمان خارج نہ ہوگا.ایمان کے متعلق اس گمراہ گروہ کومرجئہ کہاجاتاہے.

ایمان کے متعلق ایک اورگمراہ گروہ نے کہاکہ تمام اعمال ہی اصل میں ایمان ہیں.اورتمام اعمال چاہے وہ کفریہ ہوں یاصغیرہ وکبیرہ گناہ سب کے کرنے سے ایمان خارج ہوجاتاہے اورآدمی کافرہوجاتاہے.ایمان کے متعلق اس گمراہ گروہ کوخوارج کہاجاتاہے.

جبکہ اہلسنت کے نزدیک ایمان اعتقاد٬قول اورعمل تینوں کانام ہے.جیساکہ اس حدیث سے ثابت ہوتاہے.

حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

ایمان کے سترسے کچھ اوپرشعبے ہیں جن میں سب سے افضل شعبہ لااله الااللہ کہناہے اورسب سے ادنی شعبہ ایمان کایہ ہے کہ راستہ سے ہڈی(رکاوٹ)ہٹائی جائے اورحیاایمان کاایک شعبہ ہے.ابوداؤد:۴۶۷۴

ایمان کادوسرااصول یہ ہے.کہ ایمان کے منافی کفریہ اعتقاد٬قول اورعمل سے ایمان خارج ہوجاتاہے.اوران سے آدمی کافرہوجاتاہے.اس کی دلیل یہ فرمان نبوی ہے.

نبی کریم نے فرمایا.

کسی بندہ کے دل میں ایمان اورکفرجمع نہیں ہوسکتے.سلسلۃ الصحیحۃ:۱۰۵۰

ایمان کاتیسرااصول یہ ہے کہ کفریہ اعتقاد٬قول اورعمل کے علاوہ صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے آدمی کاایمان ناقص ہوجاتاہے لیکن ان کے کرنے سے آدمی کافرنہیں ہوتا.

اس کی دلیل یہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے.

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

میری امت میں جولوگ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے میری شفاعت ان کے لئے ہوگی.ترمزی:۲۴۳۵

اس عقیدہ کی کلاس میں ہم آگے تفصیل سے ان چیزوں کوپڑھیں گے کہ کن اعتقاد٬قول اورعمل کانام ایمان ہے.اوراس میں کیاتفصیل ہے. اوروہ کون سے اعتقاد٬قول اورعمل ہیں جن کے کرنے سے ایمان ختم ہوجاتاہے اوران سے آدمی کافر ہوجاتاہے.اورآج کے زمانے میں کن کن گروہوں٬فرقوں اورجماعتوں نے ایمان کے مخالف اعتقاد٬قول اورعمل اپنائے.

ہمارا‌عقیدہ اہلسنت کاعقیدہ ہے. اہلسنت کے متعلق تفصیل جان لیں کہ اہلسنت ہم کیوں ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اورصحابہ کے دورمیں سب مسلمان تھے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے عرصہ گزرنے پرمختلف گمراہ لوگ آنے لگے جونبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مخالف بدعتی نیا اعتقاداوراعمال اپناتے توصحابہ کرام ان کی مخالفت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل سنت بتلاتے توان بدعتی لوگوں سے تمیزاورفرق میں اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اورصحابہ کرام دین کے متعلق رائے اورتفسیرکی پیروی کرنے کی وجہ سے اصل مسلمان اہلسنت کہلائے.

یہ بات نوٹ کرلیں کہ قرآن وحدیث میں عقیدہ کے لیے لفظ ایمان استعمال کیاجاتاہے اس لیے آئندہ ہم یہی لفظ استعمال کریں گے.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ایمان کے ارکان چھ ہیں.نبی کریم نے فرمایاکہ

ارشادباری تعالٰی ہے.

امن الرسول بماانزل الیہ من ربہ والمومنون کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ.البقرہ:۲۸۵

رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس پرایمان لائے ہیں جوان کے رب کی طرف سے ان پرنازل کی گئی ہے اورسارے مومن بھی'سب اللّٰہ پراوراس کے فرشتوں پراوراس کی کتابوں پراوراس کے رسولوں پرایمان لائے ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

ایمان یہ ہے کہ)تواللّٰہ پرایمان لائے'اس کے فرشتوں پرایمان لائے اوراس کی کتابوں پر'اس کے رسولوں پراورآخرت کے دن) پراورتقدیرپرایمان لائے اچھی ہویابری.ابوداؤد:۱۲۷۰

اسلام کے بنیادی احکام کااقرارکرنابھی ایمان میں شامل ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لاالہ الااللہ واقام الصلوۃ وایتاءالزکوۃ وصوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا.صحیح بخاری:۸

اسلام کی بنیادپانچ چیزوں پرہے لاالہ الااللہ کی شہادت دینااورنماز قائم کرنااورزکوۃ اداکرنااوررمضان کے روزے رکھنااوربیت اللّٰہ کاحج کرناجواس کے سفر کی طاقت رکھتاہو.

کمال ایمان میں اعمال صالحہ بھی داخل ہیں جن کے کرنے سے ایمان بڑھتاہے اورنافرمانی کرنے سے گھٹتاہے.

اللّٰہ پرایمان لانا

ارشادباری تعالٰی ہے.

اللہ لاالہ الاھوالحی القیوم......وھوالعلی العظیم.البقرہ:۲۵۵

اللّٰہ کے سواکوئی عبادت کے لائق نہیں'وہ زندہ ہے ہمیشہ رہنے والاہے.اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند'جوکچھ آسمانوں اورزمین میں ہے اسی کی ملک ہے'کون ایساہے جواس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیرسفارش کرسکے؟جوکچھ لوگوں کے روبروہورہاہے

اورجوکچھ ان کے پیچھے ہوچکاہے وہ سب کوجانتاہے.اوروہ(لوگ)اس کے علم میں سے کسی چیزپردسترس حاصل نہیں کرسکتے'ہاں جس قدر وہ چاہتاہے'اس کی کرسی آسمانوں اورزمین پرحاوی ہے.اوراسے ان کی نگرانی ذرابھی نہیں تھکاتی'اوروہ بہت عالی شان اورنہایت عظیم الشان ہے.

اس آیت سے اللہ پرایمان کاعلم ہوتاہے.

کہ اللہ تعالی ہمیشہ سے تھااس کے ساتھ یااس سے پہلے کوئی چیزنہیں تھی_.

اللہ تعالی اونگھ'نیند'ظلم'غفلت'عاجزی اورتھکاوٹ سے پاک ہے_.

اللہ تعالی اپنی صفات ربوبیت'خالق'مالک'رازق'اورمتصرف الامور ہونے میں اکیلاہے_.

اس طرح الوہیت وعبادت کی تمام اقسام نماز'رکوع'سجدہ'قربانی'نزرونیاز'استغاثہ'دعا'پکار'حاجت روائی' مشکل_ کشائی'تحلیل وتحریم'قانون سازی'حاکمیت واطاعت صرف اللہ کیلئے خاص ہے.

اس طرح اللہ تعالی کے اسماء وصفات صرف اس کے لیے خاص ہیں وہی سمیع وعلیم اورعالم الغیب ہے_.

اللہ تعالی کی صفات مثلاً صفت کلام'صفت علو'صفت استوا'صفت محبت'خوشنودی'ناگواری وغضب'اللہ کی_ عین(آنکھ)'ید(ہاتھ)'وجہ(چہرہ)'ساق(پنڈلی)اورآخرت میں دیدار وغیرہ پرجس کاذکراللہ نے اپنے کلام میں کیاہے اس پراسی طرح ایمان لاناواجب ہے.جس طرح کہ وہ مذکورہیں.اوران صفات کے متعلق تشبیہ وتمثیل'تکیف وتاویل اورتعطیل جائزنہیں.یہ صفات اسی طرح ہیں جیسے اس کی شان وعظمت کے لائق ہیں.

ایمان باللہ'توحیدکی سات شروط ہیں جن کوایمان باللہ کے اقرارسے پہلے پوراکرنا ضروری ہے یہ سات شروط یہ_ ہیں.علم'تسلیم'یقین'اخلاص'صدق'محبت اورانقیاد.

ایمان باللہ کے چھے ارکان ہیں:اللہ پرایمان'فرشتوں پرایمان'کتابوں پرایمان'رسولوں پرایمان'آخرت پرایمان_ اورتقدیرپرایمان

اللہ پرایمان لاناتوحیدکہلاتاہے اورتوحیدکے ارکان میں شرک اورطاغوت کاانکاراوراللہ واحدکی عبادت پرایمان لاناشامل ہے.

پہلارکن:طاغوت کاانکار

دوسرارکن:اللہ واحدپرایمان

ارشادباری تعالی ہے.

فمن یکفربالطاغوت ویؤمن باللہ فقداستمسک بالعروۃ الوثقی.البقرہ:۲۵۶

پس جس نے طاغوت کاانکارکیااوراللہ پرایمان لایاپس اس نے مضبوط کڑے کوتھام لیاجوٹوٹنے والانہیں.

اللہ کی توحیدکونہ ماننایااس میں شرک کرناایمان سے خارج کردیتاہے.اللہ تعالی کی ذات'اس کی ربوبیت'الوہیت_ اوراسماءوصفات میں شرک کرناایمان باللہ کے نواقض میں سے ہے.اللہ کے ساتھ اتحادوحلول کانظریہ رکھنااورغیراللہ سے تصرف واستغاثہ کی امیدرکھنا'سجدہ'قربانی اورنذرکوان کے لئے اداکرناایمان باللہ اورتوحیدسے خارج کرنے والےامورہیں.اسی طرح اللہ تعالی کی صفات میں غیراللہ کوشریک کرنایاان کاانکارکرنابھی ناقص ایمان اورکفرہے.

ارشادباری تعالی ہے.

ان اللہ لایغفران یشرک بہ ویغفرمادون ذلک لمن یشاء.النساء:۱۱۶

بے شک اللہ یہ گناہ ہرگزنہیں بخشتاکے اس کے ساتھ شرک کیاجائے اوروہ اس کے سواجسے چاہے معاف کردیتاہے.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#4

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

آج ہم فرشتوں پرایمان کے بارے میں پڑھیں گے.

ارشادباری تعالی ہے.

بل عبادمکرمون لایسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون.الانبیاء:۲۶-۲۷

(فرشتے اللہ تعالی کے)مکرم بندے ہیں اس کے حضور بڑھ کرنہیں بولتے اوربس وہ اسی کے حکم پرعمل کرتے ہیں).

فرشتے اللہ تعالی کی پیداکردہ مخلوق اوراس کے بندے ہیں جن کواللہ تعالی نے ہماری نظروں سے اوجھل کررکھاہے.فرشتے اللہ کی عبادت وتسبیح اوراس کے احکام کی اطاعت میں مصروف ہیں اوروہ کبھی اس کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے.

اللہ تعالی نے فرشتوں کوکچھ مخصوص کاموں کامکلف بنایاہے جن کاکلام الٰہی اورحدیث نبوی میں ذکرموجود ہے.چنانچہ ان میں سے ایک حضرت جبرائیل ہیں جن کووحی کاکام سونپاگیاتھا جسے وہ اللہ تعالی کےانبیاءورسل تک پہچاتے تھے.اوران میں سے حضرت میکائیل ہیں جوبارش برسانے اورکھیتی اگانے پرماموریں اورایک حضرت اسرافیل ہیں جوقیامت آنے پرصور پھونکے گے.ان میں ایک ملک الموت حضرت عزرائیل ہیں جوموت آنے پرروح قبض کرتے ہیں.ایک ملک الجبال ہے جن کوپہاڑوں کے امورسونپے گئے ہیں.ایک فرشتہ مالک ہے جوجہنم کاداروغہ ہے ان کے علاوہ دیگرفرشتے ہیں جومختلف کاموں پرمامور ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

آسمانوں میں بیت معمورہے جس میں روزانہ سترہزارفرشتے داخل ہوتے ہیں اوراس میں نمازپڑھتے ہیں جوایک مرتبہ داخل ہوجاتے ہیں پھردوبارہ ان کی کبھی باری نہیں آتی.صحیح بخاری:۳۲۰۷

فرشتوں کوتسلیم کرناایمان میں داخل ہے اورعقل وحواس کی پیروی کرتے ہوئے ان کاانکارکرناکفرہے.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#5

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

آج ہمارالیکچراللہ کی کتابوں پرایمان کے بارے میں ہے.

اللہ تعالی نے انسانوں کی ہدایت وراہنمائی کے لئے اپنے رسولوں پرکتابیں نازل فرمائیں جوان پرحجت اوران کے لئے دستورزندگی ہیں.اللہ تعالی نے ہررسول پرکتاب نازل فرمائی.

ارشادباری تعالی ہے.

لقدارسلنارسلنابالبینت وانزلنامعھم الکتاب والمیزان لیقوم الناس بالقسط.الحدید:۲۵

ہم نے اپنے رسولوں کوکھلی نشانیوں کے ساتھ بھیجا ہے اوران پرکتاب اورمیزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پرقائم رہیں.

ہمیں ان کتابوں میں سے حسب ذیل کاعلم ہے.

.تورات:جس کواللّٰہ تعالٰی نے حضرت موسٰی علیہ السلام پرنازل فرمایااوروہ بنی اسرائیل یہود کی عظیم ترین کتاب تھی

.انجیل:جس کواللّٰہ تعالٰی نے حضرت عیسٰی علیہ السلام پرنازل فرمایا

.زبور:جواللّٰہ تعالٰی نے حضرت داؤدعلیہ السلام پرنازل فرمائی

.صحیفے:یہ حضرت ابراہیم اورحضرت موسٰی علیہ السلام پرنازل ہوئے

یہ تمام آسمانی کتابیں اللّٰہ تعالٰی نے سابقہ اقوام پرعارضی اورمحدودمدت کے لئے نازل فرمائی تھیں.اوران میں وقت کے ساتھ تغیروتبدیلی ہوگئی.

.ارشادباری تعالی ہے

من الذین ھادویحرفون الکلم عن مواضعہ.النساء:۴۶

.جولوگ یہودی ہوئے ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جوالفاظ کوان کی جگہ سے پھیردیتے ہیں

قرآن:سب سے آخر میں اللّٰہ تعالٰی نے حضرت محمدصلی اللہ علیہ وسلم پرقرآن مجیدنازل فرمایاجوتاقیامت ساری مخلوق کے لئے بطورہدایت وراہنمائی ہے.

اللّٰہ تعالٰی نے قرآن مجید نازل فرماکرسابقہ تمام کتابوں کومنسوخ فرمادیا ہے اوراسے قیامت تک کے لئے تغیروتبدیلی سے محفوظ کردیاہے.اوراس کی حفاظت کی ذمہ داری خودلی ہے.

.ارشادباری تعالٰی ہے

انانحن نزلناالزکروانالہ لحفظون.الحجر:۹

.بلاشبہ ہم نے ہی یہ ذکر(قرآن)نازل کیاہے اورہم ہی اس کے محافظ ہیں

قرآن کریم کے تمام احکامات پرایمان لانافرض ہے جواس کے احکامات کاانکار کرے یاقرآن کریم کومحفوظ اورتغیروتبدیلی سے پاک کتاب نہ مانے تووہ کافر ہے.اس طرح یہ مانتابھی لازم ہے کہ قرآن کریم اللّٰہ تعالٰی کاکلام بعدصفت ہے نہ کہ اس کی مخلوق.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#6

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ’امابعد

.آج ہماراليکچررسولوں پرایمان کے بارے میں ہے

.ارشادباری تعالٰی ہے

رسلامبشرین ومنزرین لئلایکون للناس علی اللہ حجۃ م بعدالرسل.النساء:۱۶۵

یہ سارے رسول خوشخبری دینے والے اورڈرانے والے(بناکربھجے گئے تھے)تاکہ رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں کے پاس اللّٰہ کے مقابلے میں کوئی حجت اوردلیل باقی نہ رہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہ تعالٰی کے آخری نبی اوررسول ہیں اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعدکوئی نبی اوررسول نہیں آئے گا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ماکان محمدأباأحدمن رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبین.الاحزاب:۴۰

اے لوگو!محمدصلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں‘بلکہ وہ تواللّٰہ کے رسول اورخاتم النبین ہیں.

تمام انبیاءاوررسول اللّٰہ کے محبوب بندے ہیں اوران میں کسی قسم کی تفریق جائزنہیں.

ارشادباری تعالٰی ہے.

لانفرق بین احدمن رسله.البقره:۲۵۸

ہم اس کے رسولوں میں کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے.

البتہ افضلیت کے اعتبارسے سب سے افضل حضرت محمدصلی اللہ علیہ وسلم ہیں‘پھرحضرت ابراہیم علیہ السلام‘حضرت موسٰی علیہ السلام‘ حضرت نوح علیہ السلام اورحضرت عیسٰی علیہ السلام کامقام ومرتبہ ہے.

تمام انبیاءورسل معصوم عن الخطا مخلوق‘بشراوربندے تھے اورربوبیت کے خصائص میں سے کوئی چیز ان میں موجودنہ تھی.

ارشادباری تعالٰی ہے.

قل انماأنابشرمثلکم یوحی الی.الکھف:۱۱۰

(اے نبی)کہہ دیجئے میں توبس تمہاری ہی طرح بشرہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے.

حضرت محمدصلی اللہ علیہ وسلم کواللّٰہ تعالٰی نے حکم فرمایاکہ آپ اعلان کریں.

قل لااقول لکم عندی خزآئن اللہ ولااعلم الغیب ولااقول لکم انی ملک.الانعام:۵۰

میں تمہیں یہ نہیں کہتاکہ میرے پاس اللّٰہ کے خزانے ہیں‘میں غیب نہیں جانتااورنہ ہی تم سے یہ کہتاہوں کہ میں فرشتہ ہوں.

ارشادباری تعالٰی ہے.

قل لااملک لنفسی نفعاولاضراالاماشآءاللہ.الاعراف:۱۸۸

میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع اورنقصان کامالک نہیں‘مگرجواللّٰہ تعالٰی چاہے.

اللّٰہ تعالٰی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کواسلام کی صورت میں عالمگیر شریعت سے نوازا.نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام اوراحادیث پرایمان لانافرض ہے.کہ یہ اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے وحی ہیں.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ومایںطق عن الھوی ان ھوالاوحی یوحی.النجم:۳-۴

اوروہ(اپنی) خواہش سے نہیں بولتابلکہ وہ وحی ہے جواس کی طرف بھیجی جاتی ہے.

جونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت وشریعت کاانکارکرے یاآپ کے ساتھ استہزاکرے اورمزاق اڑائے یاشریعت کے مخالف قوانین وضع کرے اورانہیں شریعت الٰہی پرترجیح دے تووہ کافرہے.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ومن یبتغ غیرالاسلام دینافلن یقبل منہ وھوفی الاخرۃ من الخسرین.آل عمران:۸۵

جوشخص اسلام کے سواکسی اوردین کواختیارکرناچاہے تووہ اس سے ہرگزقبول نہیں کیاجائے گااورآخرت میں وہ ناکام ونامرادرہے گا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے محبت کرناایمان کاحصہ ہے.وہ انبیاءاوررسل کے بعدتمام مخلوق میں سب سے بہتراورافضل ہیں.ان میں سب سے افضل اورخلافت کے اولین مستحق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ'پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ'حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اورحضرت علی بن ابی طالب کامقام ومرتبہ ہے.

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے درمیان جوفتنے اوراختلاف رونماہوئے وہ سب اجتہادپرمبنی تاویل کی وجہ سے تھے.ان میں جواجتہادی غلطی پرتھااس کی غلطی معاف کردی جائے گی اوروہ ایک اجرپائے گا.اورجودرستی پرتھاوہ دواجروں کامستحق ہے.صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اوران کی پیروی کرنے والی جماعت ہی حق اورفرقہ ناجیہ ہے.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#7

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

آج ہمارالیکچرآخرت پرایمان کے بارے میں ہے.

ارشاد باری تعالی ہے.

کمابدأنااول خلق نعیدہ وعداعلینااناکنافعلین.الانبیاء:۱۰۴

جس طرح ہم نے پہلی بار(لوگوں کو)پیداکیااسی طرح دوبارہ پیداکریں گے.یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے.ہم ضرورایساکرکے رہیں گے.

قیامت کے دن صور پھونکاجائے گاجس سے تمام لوگوں کی موت واقع ہوجائے گی.اس کے بعد پھر صور پھونکاجائے گاتوتمام لوگ قبروں سے دوبارہ اٹھ کھڑے ہوں گے اوراللّٰہ کے دربارمیں پیش ہوں گے'حساب وکتاب اورمیزان قائم کیاجائے گا.

ارشاد باری تعالٰی ہے.

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرایرہ.ومن یعمل مثقال ذرۃ شرایرہ.الزلزال:۷-۷

سوجوکوئی ذرہ برابربھی نیکی کرے گاوہ اسے دیکھ لے گااورجس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا.

اللّٰہ کے حکم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے کثیرامت جنت میں داخل ہوگی.اہل ایمان کوجنت اوراہل کفارکودوزخ میں داخل کیاجائے گا.قبرکے انعام اورعزاب'حوض کوثر'پل صراط اورجنت ودوزخ پرایمان لانابھی یوم آخرت پرایمان لانے میں شامل ہیں'جن کاقرآن وحدیث میں ذکرفرمایاگیاہے'اوران چیزوں کاانکارکرناکفرہے.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#8

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ’امابعد

آج ہمارالیکچرتقدیر پرایمان کے بارے میں ہے.

ارشادباری تعالٰی ہے.

الم تعلم ان اللہ یعلم مافی السماء والارض ان ذالک فی کتاب ان ذالک علی اللہ یسیر.الحج:۷۰

کیاتم نہیں جانتے کہ آسمانوں اورزمین کی ہرچیزاللّٰہ کے علم میں ہے’سب کچھ ایک کتاب میں(درج)ہے اوریہ سب اللّٰہ تعالٰی کے لئے آسان ہے.

اللّٰہ تعالٰی نے اپنے علم مشیت وارادے سے کائنات کاہرامراورانسان کی اچھی یابری تقدیران کے وجودسے قبل مقررفرمادی تھی.اللّٰہ کے علم کی نہ کوئی ابتداءہے اورنہ انتہا.اللّٰہ تعالٰی کے علم میں جہل کاکوئی شائبہ نہیں کہ تجدیدکی ضرورت پیش آئے اورنہ ہی اسے علم کے بعد سہوونسیان لاحق ہوتاہے.

تقدیر کی خیراورشراللّٰہ تعالٰی کی طرف سے ہیں.چنانچہ بندوں سے جوبھی اقوال وافعال صادرہوتے ہیں یاجن کاموں کووہ ترک کرتے ہیں وہ سب اللّٰہ کے علم اوراس کی تقدیرمیں لکھے ہیں اوراللّٰہ تعالٰی نے اپنی مشیت سے ان کوپیداکیاہے.

ارشادباری تعالٰی ہے.

واللّٰہ خلقکم وماتعملون.الصفت:۹۰

حالانکہ تم کواورجوتم کرتے ہوسب کواللّٰہ تعالٰی ہی نے پیداکیاہے.

خیرسے مرادنیک اعمال اورآسانی رزق ہے.اوریہ اللّٰہ کے حکم اوراس کی تقدیرکی وجہ سے ہیں.خیراللّٰہ تعالٰی کی طرف منسوب ہے.

شرسے مرادمقتضیات یعنی فیصلوں کے تقاضے ہیں جومصائب وتکالیف اوربداعمال کی صورت میں ظاہرہوتے ہیں اوروہ بھی تقدیرمیں لکھے گئے ہیں.شرکوشیطان یااپنے نفس کی طرف منسوب کیاجاتاہے.

تقدیر کے مقتضیات میں بعض شرمثلاًمصائب وتکالیف بندے کی قدرت واختیارمیں نہیں ہیں.یہ اللّٰہ کے حکم اورارادے سے بندے کی تقدیرمیں لکھے گئے ہیں.اس کی دلیل دعائے قنوت کایہ جملہ ہے.

وقناشرماقضیت.

اے اللّٰہ!مجھے اس چیزکے شرسے محفوظ رکھ جس کاتونے فیصلہ فرمادیاہے.

مقتضیات شرمیں سے مصائب وتکالیف اللّٰہ کے اختیارمیں ہے جب کہ بداعمالیاں اورگناہ انسان کے اختیارمیں ہیں کہ چاہے انہیں کرے یانہ کرے.اللّٰہ نے اپنے علم کی بدولت ان کے صدورسے پہلے انسان کی تقدیرمیں لکھ دئیے ہیں.اس پرایمان لاناضروری ہے.لیکن بداعمال کواللّٰہ کی طرف منسوب کرنایاان کے جوازپرتقدیرکاسہارالیناغلط ہے.اس شر کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

والشرلیس الیک.صحیح مسلم:۲۰۱

اے اللّٰہ!تیری طرف شر(بدعمل منسوب)نہیں ہوسکتا.

اللّٰہ تعالٰی نے بندوں کواوامرونواہی کامکلف ٹھرایاہے.بندے کے اعمال اس کی قدرت واختیارسے انجام پاتے ہیں.اسی لئے اللّٰہ تعالٰی بندوں کونیکی پرجزااوربدی پرسزادیتاہے اوروہ ظلم وزیادتی سے پاک ہے.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ظهرالفسادفی البروالبحربماکسبت ایدی الناس.الروم:۴۱

زمین وآسمان میں جوفسادہے یہ سب لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہے.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#9

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ایمان اوراس کے ارکان کومختصرجاننے کے بعداورایمان وتوحیدکی تفصیل اوراس میں شرک وبدعت کوجاننے سے پہلے ہم ایمان کی شروط کوپڑھیں گے.

ایمان وتوحیدکوماننے اورکلمہ لااله الااللہ کے اقرارسے پہلے اس کی کچھ شروط کاجاننا اورعمل کرنالازم ہے.ان شروط توحیدکے نہ ہونے سے کلمہ کااقراربھی غیرمقبول اوربے فائدہ ہے.

شروط سے مراد عمل سے باہر وہ قیودہیں جن کاہوناعمل سے پہلے ضروری ہے.عمل کی صحت اورقبولیت کادارومدار ان شرائط پرہوتاہے.توحیدکی شروط سے مرادتوحیداورکلمہ کے اقرار سے پہلے قلب اورارادے کافعل اورآمادگی ہے.توحیدسے پہلے ان شرائط کے پیشگی ہونے سے توحیداوراس کااقرارقبول ہوگا.

توحیداورکلمہ لااله الااللہ کی شروط قرآن وحدیث میں کسی ایک جگہ اکھٹی بیان نہیں ہوئیں بلکہ ان کاذکرمتفرق جگہوں پرآیاہے.جس طرح فقہا'ائمہ کرام نے نماز'روزہ اوردیگراعمال کی شروط جوقرآن وحدیث میں متفرق جگہوں پرآئی ہیں ان کواکٹھاکرکے ایک باب میں ذکرکیاہے.اسی طرح عقیدے کے آئمہ کرام نے توحیدکی شروط جوقرآن وحدیث میں متفرق جگہوں پرآئی ہیں ان کوتوحیدکے باب میں توحید کی سات شروط کے طورپرذکرکیاہے.جودرج ذیل ہیں.

توحیدکاعلم-۱

تسلیم -۲

یقین-۳

اخلاص-۴

صدق-۵

محبت-۶

انقیاد-۷

جس طرح نماز کی شروط میں وضو اورقبلہ رخ ہوناہے جن کے بغیرنمازقبول نہیں ہوگی'اسی طرح توحید کی شروط نہ ہونے سے توحید بھی قبول نہ ہوگی.اس لئے ہرمسلمان پرضروری ہے کہ وہ کلمہ شہادت سے پہلے بلکہ کلمہ شہادت کے بعد بھی اپنی توحیدکومعتبربنانے کے لئے ان شرائط کوپوراکرتارہے.

ان شروط کی تفصیل ان شاءاللہ اگلے لیکچرمیں آئے گی.

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#10

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ایمان باللہ'توحیدکی پہلی شرط

علم

عن عثمان قال قال رسول اللہ من مات وھویعلم انه لااله الااللہ دخل الجنۃ.صحیح مسلم:۲۶

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

جوشخص مرااس حال میں کہ وہ اس بات(کی حقیقت)کوجانتاہوکہ نہیں کوئی عبادت کے لائق مگراللہ تعالٰی وہ جنت میں داخل ہوگا.

لااله الااللہ کے علم سے مراد یہ ہے کہ آدمی جانتاہوکہ کلمہ کے پہلے جز"لااله"میں غیراللہ کی کونسی صفات اورافعال سے نفی وانکارمقصودہے.اور"الااللہ"میں اللہ کی کونسی صفات اورافعال کااثبات واقرارمقصودہے.چنانچہ اس سے مرادخدائی افعال بھی ہیں.

مثلاً خلق'پیداکرنا'رازق'پالنا'کھلانا'مالک'حاکم وقانون ساز'تصرف الامور'کائنات اورزمین کے معاملات چلانا'سبزے کواگانا'بارشیں برسانا'موت وتنگی دینا'ہرچیزپرقدرت وعلم رکھناوغیرہ.

اسی طرح افعال عبادت کاعلم بھی مرادہے.مثلاً پوجنا'سجدہ وتعظیم کرنا'ذلت وانکساری'دعاوفریاد' حاکمیت وقانون سازی مانناااورمطلق اطاعت وغیرہ ان چیزوں کے متعلق اللہ کے علاوہ ہرکسی سے انکار کرنے کاعلم ہواوران چیزوں کااللہ کے لئے خاص ہونے کاعلم ہو.ان سب چیزوں کاعلم ہوناکلمہ کی پہلی شرط ہے.

ایمان باللہ'توحیدکی دوسری شرط

تسلیم

ارشادباری تعالٰی ہے.

انھم کانواذاقیل لھم لااله الااللہ یستکبرون ویقولون ائنالتارکواالھتنالشاعرمجنون.الصفت:۳۶

جب ان سے"لااله الااللہ"کوتسلیم کرنے کوکہاجاتاہے تووہ تکبرمیں مبتلاہوجاتے ہیں اورکہتے ہیں کیاہم ایک شاعرمجنون کی خاطراپنے معبودوں کوچھوڑدیں.

اس سے محض مطلق کلمہ کااقرارمرادنہیں ہے بلکہ کلمہ توحیداوراس کے تمام احکام کودلی وباطنی'رضاوآمادگی کے ساتھ تسلیم وقبول کرلینا'اپنی مرضی اورخواہش وعصبیت سے دستبرداربوجانااورتوحید اوردین کے کسی بھی حکم وپابندی کے خلاف دل میں کراہت پیدانہ ہونے دینا مراد ہے.تسلیم کوایمان کانام بھی دے سکتے ہیں.الغرض ایمان واعتقادپرقلبی آمادگی دکھانا'اللہ کی الوہیت اوراس کے احکام وقوانین کے قبول کرنے اورتابع فرمان ہوجانے کے لئے تیارہونااس طرح مطلوب ہے کہ اس کے سواہرقسم کے آباؤطواغیت کی بات مان لینے کادل میں خیال بھی پیدانہ ہو.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#11

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ایمان باللہ'توحیدکی تیسری شرط

یقین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

من لقیت من وراءھذاالحائط یشھدان لااله الااللہ مستیقنابھاقلبه فبشره بالجنۃ.صحیح مسلم:١-٥٩

اس دیوارسے پرے جوآدمی بھی تمہیں ایساملے جواپنے دل کے پورے یقین کے ساتھ اس بات کی شہادت دیتاہوکہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں توایسے آدمی کوجنت کی خوشخبری سنادو.

کلمہ توحیدکاصرف علم اورمعلومات رکھناکافی نہیں بلکہ اس کوایک اٹل اوریقینی حقیقت سمجھتے ہوئے دل ودماغ میں مضبوطی اورگہرائی سے اس طرح جگہ دینا بھی ضروری ہے کہ اس کے متعلق ظن گمان اورکوئی شک وشبہ باقی نہ رہے.اعتقادمیں یقین کے نہ ہونے سے اعضاء وجوارح سے شک وشبہ کااظہار اوراظہاروفاداری کاغیراللہ کی طرف میلان ہوجانایقینی امر ہے.اسی کامل وصحیح یقین کے نہ ہونے کی وجہ سے کئی لوگوں کودیکھاگیا کہ وہ کفرشک میں مبتلاہوتے ہیں اوراس گمان میں رہتے ہیں کہ شایدحق یہ ہویاشایدحق وہ ہو.اللہ کی خالص عبادت بھی قبول ہے اورغیراللہ کے وسیلہ سے کی جانے والی عبادت بھی قبول ہے اورکچھ لوگ توراواداری کے دھوکہ میں اس حد تک کفرشک میں چلے جاتے ہیں کہ مسجد کاراستہ بھی خداکوجاتاہے اورمزار'مندر'گرجااورگوردوارہ بھی خدا کی طرف ہی لے جاتے ہیں.العیاذباللہ

قرآن وحدیث اوردینی کتب کامطالعہ اورکائنات میں غوروفکریقین کی مضبوطی اورشکوک وشبہات کے اذالہ کے لئے اہم ہے.

ایمان باللہ توحیدکی چوتھی شرط

اخلاص

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

اسعد الناس بشفاعتی من قال لااله الااللہ خالصامن قلبه أونفسه.صحیح بخاری:١٩٣-١

میری شفاعت کاحقدارترین شخص وہ ہے جوخلوص دل یا(فرمایاکہ)خلوص نفس کے ساتھ یہ شہادت دے کہ اللہ کے سواکوئی الہ نہیں.

اخلاص نیت ویسے توہرعمل کی مقبولیت کے لئے شرط ہے لیکن اس کی اہمیت کلمہ توحیدکے اقراروعمل میں سب سے بڑھ کرہے اس شرط کامطلب یہ ہے کہ توحیداوراسلام کااقرارکسی بے توجہی یالاابالی پن کے ساتھ نہ کیاجائے نہ ہی اسےمعاشرے وماحول کی دیکھادیکھی آبائی رسم'معاشرتی رواج اورقومی روایت سمجھ کراداکیاجائے'نہ ہی کلمہ گوہونے سے مقصد کسی کوخوش یامتاثرکرناہواورنہ ہی اس سے کوئی دنیاوی مفاد اورغرض مطلوب ہوبلکہ یہ سنجیدگی کے ساتھ خالص دل کی پکارہواوراس سے مقصد صرف اورصرف رضائے الٰہی اورجنت کاحصول اورجہنم سے نجات ہو.چنانچہ اگراس کلمہ توحیدکے اقرارمیں دھوکا'منافقت اورریاکاری وغیرہ ہوئی توپہ کلمہ اللہ کے ہاں قبول نہیں.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#12

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ایمان باللہ توحیدکی پانچویں شرط

صدق

حضرت معازبن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

مامن احد یشھدان لاالہ الااللہ وان محمدعبدہ ودسولہ صدقامن قلبہ الاحرمہ اللہ علی النار.صحیح بخاری:۱-۲۲۶

جوآدمی بھی صدق دل سے یہ شہادت دے کہ اللّٰہ کے سواکوئی الٰہ نہیں اوریہ کہ محمدصلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہ کے رسول ہیں تواللّٰہ تعالٰی اس شخص کوجہنم پرحرام کردیتاہے.

ضروری ہے کہ آدمی کلمہ توحیدکوقلب وعمل کی سچائی اوروفاداری کی آمادگی سے مانے اورکسی منافقانہ عمل کی بجائے پوری دیانت داری اورثابت قدمی کے ساتھ ممکنہ نتائج کے علی الرغم اس دعوت کوقبول کرے.صدق ووفاداری دراصل ایک طرح کاخلف وفاداری اوراستقامت وثابت قدمی ہے کہ لاالہ الااللہ کی صورت میں جس حقیقت کوجانااورقبول کیاہے.اس کوسچ کردکھانے پرآمادگی اوردلجمعی رکھنا.اس شرط کے پوراکرنے سے آگے چل کرلاالہ الااللہ کااہم ترین تقاضاالولاءوالبرء(محبت ودشمنی)پوراکرناممکن ہوتاہے.صدق ووفانہ ہوتوآدمی خواہ لاکھ قسمیں کھاکر اپنامومن ہوناظاہرکرے وہ پھر بھی منافق اورجھوٹاشمارہوگا.

ایمان باللّٰہ'توحید کی چھٹی شرط

محبت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

ثلاث من کن فیه وجد حلاوۃ الایمان'ان یکون اللہ ورسوله احب الیه مماسواھما'وان یحب المرءلایحبه الااللہ'وان یکرہ ان یعودفی الکفربعداذانقذہ اللہ منه'کمایکرہ ان یقذف فی النار.متفق علیه

تین باتوں جس آدمی میں آجائیں وہ ایمان کی مٹھاس پالیتاہے پہلی بات یہ ہے کہ اللّٰہ اوراس کارسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دنیاجہاں سے زیادہ عزیزتر ہوجائیں'دوسری یہ کہ وہ کسی انسان سے محبت کرے توصرف اورصرف اللّٰہ کی خاطر'اورتیسری یہ کہ کفرسے ایک بارنکل آنے کے بعد اس میں لوٹ جانا اس کے لیے ویسا ناقابل برداشت ہوجیسازندہ آگ میں پڑجانا.

کلمہ توحیدکی چھٹی شرط یہ ہے کہ کلمہ میں جوحقیقت بیان ہوئی ہے اس سے آدمی کے دل میں اللّٰہ ورسول سے والہانہ محبت والفت اورشدیدقسم کی وابستگی پیداہو'وہ اللّٰہ ورسول کے مقابلے میں ہرچیزکی محبت کی قربانی پیش کردے اوراس کلمہ سے وابستہ رہنااوراس کے احکام پرعمل کرنااسے اپنے دنیاوی مفادات'خواہشات نفسانی'نعمتوں اورہرقسم کی راحتوں سے بڑھ کرعزیزہو.اس شرط کی بنیادپربندگان خداسے محبت ووابستگی اوردوستی اوربندگان کفرسے نفرت وکراہت اوردشمنی پیداہوتی ہے.

ایمان باللّٰہ'توحیدکی ساتویں شرط

انقیاد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

لایؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعالماجئت به.

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتاجب تک وہ اپنے من کومیرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ کرے.

دل کااللّٰہ کی الوہیت اوراس کے احکام وقوانین پرقلبی وباطنی طورپرتابع فرمان ہونے کے لئے تیارہوناکلمہ کی قبولیت کے لئے شرط ہے.انقیادواطاعت کواسلام کانام بھی دے سکتے ہیں.یعنی صرف اسلام کے احکام وشریعت کواطاعت واتباع کے لائق سمجھنااوراس کے علاوہ غیراللّٰہ کے احکام وقوانین کادل میں انکارہونا.جن لوگوں کایہ خیال ہے کہ کلمہ توحیدکااقراراوراسلام کے احکام وقوانین اورشریعت کی پیروی کے بغیربھی قبول ہوسکتاہے توان کاکلمہ اللّٰہ کے ہاں قبول نہیں اوران کی ابھی کلمہ توحیدکی یہ ساتویں شرط پوری کرناباقی ہے.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#13

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ایمان باللہ'توحیدکی شروط کے بعدہم ایمان باللہ توحیدکے ارکان پڑھیں گے.

ایمان باللہ توحیدکے ارکان:

جس طرح ائمہ فقہاءنے نماز'روزہ اوراسلام کے دیگرارکان بیان کیے ہیں.اس طرح ائمہ کرام نے ایمان باللہ'توحیدکے ارکان بھی بیان کیے ہیں.جس طرح نمازکے ارکان ہیں جن کے بغیرنمازنہیں ہوتی مثلاًتکبیرتحریمہ'رکوع'سجوداورتشھدو غیرہ.اس طرح ایمان کے ارکان ہیں ان ارکان میں سے کوئی بھی رکن بندے سے رہ جائے توآدمی ایمان باللہ کاحامل اورموحدنہیں رہتا.اورفقط لااله الااللہ کازبانی اقراراورمحض اس کی شروط کاعلم ہونا اسے کوئی فائدہ نہ دے گا.

رکن سے مراد کسی چیزکاوہ جزوہے جواس چیزکی ماہیت میں داخل ہوتاہے.رکن کے بغیرشئے صحیح نہیں ہوسکتی.شئے کی صحت کادارومداررکن کی صحت پرہوتاہے.رکن کے عدم سے کسی شئے کاعدم لازم آتاہے.مگررکن کے وجودسے کسی شئے کاوجودضروری نہیں.

ایمان باللہ'توحیدکے دوارکان ہیں.

غیراللہ کاانکارکرنا-١

اللہ پرایمان لانا-٢

ارشادباری تعالٰی ہے.

فمن یکفربالطاغوت ویؤمن باللہ فقداستمسک بالعروۃ الوثقی لاانفصام لھا.البقرہ:٢٥٦

پس جوکوئی طاغوت(غیراللہ)کاانکارکرے اوراللہ پرایمان لائے پس اس نے نہ ٹوٹنے والے کڑے کومضبوطی سے تھام لیا.

قرآن مجید کی اس آیت میں ایمان کے دونوں ارکان بیان کیے گئے ہیں.یعنی غیراللہ کاانکاراوراللہ پرایمان.

کلمہ لااله الااللہ ایمان باللہ'توحید کے انہی دوارکان کوبیان کرتاہے."لااله"غیراللہ کاانکارپہلارکن ہے اور"الااللہ" اللہ پرایمان دوسرارکن ہے.ایمان باللہ'توحید کے ان دونوں ارکان پرعمل کیے بغیرکلمہ توحیدکامحض اقرارکوئی فائدہ نہ دے گا.اس لیے غیراللہ کی ہرقسم کی عبادت اوران کوعطاکردہ صفات الٰہی کاانکار کرنااوراللہ کی ذات'صفات اورعبادت کی تمام اقسام کواللہ کے لئے خاص کرناضروری ہے.

کلمہ طیبہ میں غیراللہ کے انکار کاحکم اللہ تعالٰی نے اللہ پرایمان واقرارسے پہلے بیان کیاہے.کیونکہ جب تک غیراللہ کامکمل انکارنہ کیاجائے اس وقت تک اللہ پرایمان واقراربھی قبول نہیں ہوتا.

غیراللہ کے انکار کے لیے قرآن مجید میں پانچ چیزوں کابیان ہواہے.غیراللہ کے انکارکے لئے ان پانچ چیزوں کااپنے اعتقاد'قول اورفعل میں ہوناضروری ہے.

غیراللہ کے باطل ہونے کاعقیدہ رکھنا.-١

ارشادباری تعالٰی ہے.

ذلک بان اللہ ھوالحق وان مایدعون من دونه ھوالباطل.الحج:٦٢

یہی برحق ہے اوراللہ کے سوایہ جس کوپکارتے ہیں وہ باطل ہے.

۲-غیراللّہ سے عملاًاجتناب کرنا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ولقد بعثنافی کل امۃ رسول ان اعبدواللہ واجتنبوالطاغوت.النحل:۳۶

اورہم نے ہرامت میں رسول بھیجا(اس دعوت کے ساتھ)کہ اللّہ کی عبادت کرواورطاغوت(غیراللّہ)سے اجتناب کرو.

۳-غیراللّہ سے دل میں نفرت وبغض رکھنا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

قال أفرءیتم ماکنتم تعبدون انتم واباءکم الاقدمون فانھم عدولی الارب العالمین.الشعراء:۷۷

کیاتمہیں معلوم ہے کہ جن کی تم پوجاکرتے ہو'تم اورتمہارے پہلے آباؤاجداد'سوبہ تمام میرے دشمن ہیں سوائے اللّہ رب العالمین کے.

۴-مشرکین سے عملاًعداوت ودشمنی کااظہارکرنا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

انابراءمنکم ومماتعبدون من دون اللّہ کفرنابکم وبدابیناوبینکم العداوۃ والبغضاءابداحتی تومنوباللہ وحدہ.الممتحنۃ:۴

بے شک ہم تم سے اوران تمام چیزوں سے بیزارہیں کہ جن کی تم اللّہ کے سواعبادت کرتے ہو'ہم تمہاراانکارکرتے ہیں'ہمارے اورتمہارے درمیان کھلی دشمنی اوربغض واضح ہوچکاہے یہاں تک کہ تم اللّہ واحدپرایمان لے آؤ.

۵-مشرکین کی تکفیرکرنا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

انکم وماتعبدون من دون اللہ حصب جھنم انتم لھاواردون.الانبیاء:۹۸

تم اورجن جن کی تم اللّہ کے سواعبادت کرتے ہو'سب دوزخ کاایندھن بنوگے'تم سب دوزخ میں جانے والے ہو.

دوسرارکن:اللّہ پرایمان لانا

ایمان باللّہ'توحیدکادوسرارکن اللّہ واحدپرایمان لاناہے.اللّہ تعالٰی پرایمان لانایہ ہے کہ اللّہ تعالٰی کواس کے تمام افعال ربوبیت'اسماءوصفات اوربندوں کے تمام افعال عبادت میں اکیلااورخاص ٹھراناہے.

۱-اللّہ کی ربوبیت پرایمان لانا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ذلکم اللہ ربکم خالق کل شیء.المومن:۶۲

یہی اللّہ تمہارارب ہے وہی ہرچیزکاخالق ہے.

۲-اللّہ کی الوہیت پرایمان لانا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ایاک نعبدوایاک نستعین.الفاتحہ

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اورصرف تجھ ہی سے مددمانگتے ہیں.

۳-اللہ کے اسماء وصفات پرایمان لانا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ولله الاسماءالحسنی فادعوہ بھا.الاعراف:۱۸۰

اوراللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں لہذاتم اسے ان سے پکارو.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#14

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

آج ہمارالیکچرایمان باللہ'توحید کے ناقض(ٹوٹنے)کے بارے میں ہے.

جس طرح ائمہ فقہاءنے نماز'روزہ اوراسلام کے دیگرارکان کے نواقض بیان کیے ہیں. جن سے آدمی ان اعمال سے خارج ہوجاتاہے.اس طرح ائمہ کرام نے ایمان باللہ'توحیدکے نواقض بھی بیان کیے ہیں.جس طرح نماز کے نواقض بدن سے ہوا کے اخراج اوردوران نمازکھاناپینااورقہقہہ لگانا وغیرہ ہیں.یہ تمام چیزیں نمازکوباطل کرنے والی ہیں.اسی طرح ایمان باللہ'توحیدکے بھی کچھ نواقض ہیں'جب کوئی آدمی ان نواقض کاارتکاب کرے تواس کی توحیدباطل ہوجاتی ہے اوروہ مشرک وکافراورایمان سے خارج ہوجاتاہے.

ایمان باللہ توحیدکاناقض شرک کاارتکاب کرناہے.یوں تومجردایمان کے دیگربھی نواقض ہیں.جنہیں ائمہ کرام نے نواقض الاسلام کے باب میں ذکرکیاہے'لیکن ایمان باللہ'توحیدکاناقض شرک اکبرکاارتکاب کرناہے.

شرک اکبر:

اللہ کی توحیدربوبیت'الوہیت اوراسماءوصفات میں اللہ تعالٰی کے علاوہ کسی اورکوشریک کرناشرک اکبرہے.شرک اکبرایمان سے خارج کردینے کاباعث ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'اللہ تعالٰی نے ارشادفرمایاہے.

آج صبح میرے بندوں میں سے کچھ مومن ہوگئے اورکچھ کافر(ایمان سے خارج)ہوگئے.چنانچہ جس نے کہاکہ ہم پراللہ تعالٰی کے فضل وکرم سے بارش ہوئی ہے اس نے مجھ پرایمان رکھااورستاروں کے موثرہونے کاانکارکیااورجس نے کہاکہ بارش فلاں ستارے کے اثرسے ہوئی اس نے میرے ساتھ کفرکیااورستاروں پرایمان لایا.صحیح بخاری:۸۴۶

شرک اکبرکواللہ تعالٰی کبھی معاف نہیں فرمائے گا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ان اللہ لایغفران یشرک به ویغفرمادون ذلک لمن یشاء.النساء:۱۱۶

بے شک اللہ شرک کوہرگزمعاف نہیں فرمائے گااوراس کے سواجسے چاہے بخش دے.

عبداللہ بن عمررضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا.

ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ سمجھتے تھے کہ ہرنیکی مقبول ہے حتی کہ یہ آیت اتری'یایھاالذین امنواطیعواللہ واطیعوالرسول ولاتبطلواعمالکم(اے ایمان والواللہ کی اطاعت کرواوررسول کی اطاعت کرواوراپنے اعمال باطل نہ کرو)پھرہم نے کہاکہ یہ کیاچیزہے جوہمارے اعمال کوباطل کرسکتی ہے.اورسوچ کرکہاکہ وہ کبائرجودوزخ کے موجب

ہیں اوربے حیائیاں مرادہیں٬حتی کہ اللّٰہ تعالٰی کایہ قول نازل ہوا.ان اللہ لایغفران یشرک بہ ویغفرمادون ذالک لمن یشاء.باسندعبداللّٰہ بن مبارک

امام بخاری اس آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں.

باب المعاصی من امرالجاھلیۃ ولایکفرصاحبھاالابالشرک وقول اللہ تعالی ان اللہ لایغفران یشرک بہ ویغفرمادون ذلک لمن یشاء.صحیح بخاری

اس بات کابیان کہ نافرمانیاں جاہلیت کافعل ہیں ان کے مرتکب کوکافر نہیں کہاجائے گاسوائے اس کے کہ شرک کرے اوراللّٰہ تعالٰی کافرمان ہے.کہ یقیناًاللّٰہ تعالٰی شرک کومعاف نہیں کرے گااس کے علاوہ جسے چاہے معاف کردے.

شرک اکبر ایمان باللّٰہ٬توحیدکاناقض اوراسے توڑنے والاہے.اگرکوئی مسلمان دانستہ یاالاعلمی میں شرک کاارتکاب کرے تووہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتاہے.اورمرتدوکافرٹھرتاہے.اس پربے شمارواضح قرآنی آیات دلالت کرتی ہیں اورتمام ائمۃ المسلمین کااس پراجماع ہے.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#15

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ٬امابعد

ایمان باللہ٬توحیدکی شروط٬ارکان اورناقض جاننے کے بعدہم توحیداوراس کی اقسام کوتفصیل سے پڑھیں گے.

توحیدپرعمل پیراہونے اورشرک سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ آدمی توحیداورشرک کومکمل تفصیل سے جانے اوراس کاعلم حاصل کرے.

توحیدکی تعریف:

توحیدسے مراد یہ ہے کہ اللّٰہ اپنی ربوبیت(خالق٬مالک٬رازق اورمتصرف الامور ہونے)میں٬الوہیت(عبادت٬اطاعت٬استغاثہ) میں ٬اسماءوصفات اوراپنے افعال میں اکیلااورخاص ہے.اسی طرح وہ قادرومختار٬عالم الغیب٬الحی القیوم٬لازاوال اوربے مثال ہے اورہرقسم کی دعاوندا٬نذرونیاز٬استغاثہ ووسیلہ٬محبت وخوف اورتوکل وبھروسہ صرف اسی سے ہے.

توحیدکی اقسام:

عام طورپرعلماءنے توحیدکوقرآن کے بیان کے مطابق ان بنیادی اقسام میں تقسیم کیاہے.

۱-توحیدربوبیت

۲-توحیدالوہیت

_توحیدالدعاءوالعبادہ

_توحیدالحکم والطاعۃ

۳-توحیداسماءوصفات

توحیدکی ان تمام اقسام کی تفصیل ہم اگلے لیکچرزمیں پڑھیں گے.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین.

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#16

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

اب ہم توحیدکی تمام اقسام کوپڑھیں گے.ہوسکتاہے کہ آپ کے ذہن میں آئے کہ یہ اقسام کیسے بنی ہیں.توجان لیں کہ اللہ تعالٰی نے اپنی جوصفات قرآن میں لفظ رب کے تعارف میں بیان کیں توانھیں توحیدربوبیت کے نام سے ذکرکیاگیا'جوصفات اوربندوں کے حقوق لفظ اللہ کے ساتھ بیان کیے گئے انھیں توحیدالوہیت کانام دیاگیااوران کے سوادیگرناموں اورصفات کوتوحیداسماءوصفات کے ضمن میں بیان کیاگیا.

اب ہم توحیدکی پہلی قسم توحیدربوبیت کوپڑھتے ہیں.

ایمان باللہ'توحیدربوبیت سے مرادیہ ہے کہ اللہ خالق ورازق' مالک وحاکم ہونے میں اورتصرف واختیارمیں اکیلاہے.ربوبیت لفظ"رب"سے ماخوذہے اوریہ لفظ"رب"کی شرح وتفصیل ہے.

توحیدربوبیت میں چارچیزیں بیان کی گئی ہیں.

١.خالق

٢.مالک

٣.رازق

۴.متصرف الامور

اب ہم ان چاروں چیزون کوفرداًفرداًپڑھیں گے.

١.خالق ہونے میں یکتا:

کائنات اورتمام مخلوقات کاخالق اللہ ہے اوراس کے علاوہ کوئی ایک ذرہ بھی پیدانہیں کرسکتا.

ارشادباریٰ تعالٰی ہے.

ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض فی ستۃ ایام.یونس:٣

بے شک تمہارارب اللہ ہے جس نے آسمانوں اورزمین کوچھ دنوں میں پیداکیا.

نیزارشادفرمایا.

ھذاخلق اللہ فارونی ماذاخلق الذین من دونه.لقمان:١١

یہ ہے اللہ کی مخلوق اب تم مجھے دکھاؤکہ دوسروں نے کیاتخلیق کیاہے.

توحیدربوبیت رازق ہونے میں تنہا کے ضمن میں یہ حدیث پڑھ لیں.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایااللہ تعالٰی فرماتاہے.

ابن آدم زمانے کوگالی دے کرمجھ کوایذاپہنچاتاہے.کیونکہ زمانہ میں خودہوں.(یعنی زمانہ میراپیداکردہ ہے)میں ہی دن اور رات کوبدل بدل کرلاتاہوں.صحیح بخاری:۴٨٢۶

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#17

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ٬امابعد

اب ہم توحیدربوبیت میں رازق ہونےکوپڑھتے ہیں.

رزق میں صرف کھانے پینے کی چیزیں شامل نہیں بلکہ ہرقسم کی بھلائی ورزق٬تنگی وآسانی اوربرکت اللّٰہ کی طرف سے ہے.اوراس کے علاوہ کوئی ذرابھربھی بھلائی وآسانی دینے پرقادرنہیں.

أمن ھذاالذی یرزقکم ان امسک رزقه بل لجوفی عتوونفور. الملک:٢١

اگراللّٰہ تعالٰی اپنی روزی روک لے توبتاؤکون ہے جوپھرتمہیں روزی دے گا بلکہ وہ توسرکشی اورسازش پراڑے ہوئے ہیں.

اولادعطاکرنا:

فرمان باری تعالٰی ہیں.

للہ ملک السموت والارض یخلق مایشاءیھب لمن یشاءاناثا ویھب لمن یشاءالذکوراؤیزوجھم ذکراناواناثاویجعل من یشاء عقیماانه علیم قدیر.الشورٰی٬۴۹

آسمان اورزمین کی بادشاہت اللّٰہ ہی کے لیے ہے وہ جوچاہتاہے پیداکرتاہے جسے چاہتاہے بیٹیاں دیتاہے٬جسے چاہتاہے بیٹے دیتاہے٬یاان کوبیٹے اوربیٹیاں دونوں عنایت فرماتاہے اورجسے چاہتاہے ہے اولادرکھتاہے وہ توجاننے والااورقدرت والاہے.

اس معاملے میں انبیاءبے اختیارہیں تواولیاءکس طرح بااختیارہوسکتے ہیں.سیدنازکریاعلیہ السلام بڑھاپے تک بے اولاد ہیں اوراللّٰہ سے اولادطلب کرتے ہیں.

قال ربی انی وھن العظم منی واشتعل الراس شیباولم اکن بدعاءک رب شقیا.وانی خفت الموالی من ورآءی وکانت امراتی عاقرفھب لی من لدنک ولیا.مریم:۴-۵

عرض کیااے میرے پروردگارمیری ہڈیاں کمزورہوگئی ہیں اور سربڑھاپے سےبھڑک(سفیدہو)گیاہے.اوراے رب میں تجھ سے مانگ کرکبھی محروم نہیں رہااورمیں اپنے بعداپنے بھائی بندوں سے ڈرتاہوں اورمیری بیوی بانجھ ہےتومجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطافرما.

_عزت وذلت عطاکرنا:

ارشادباری تعالٰی ہے.

قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاءوتنزع الملک ممن تشاءوتعزمن تشاءوتذل من تشاءبیدک الخیرانک علی کل شیءقدیر.آل عمران:۲۶

اے نبی)کہیے اے اللّٰہ اے بادشاہت کے مالک توجس کوچاہے بادشاہت دے جس سے چاہے بادشاہت چھین لے اورجس کو چاہے) عزت دے اورجس کوچاہے ذلیل کرے٬ہرطرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اوربے شک توہرچیزپرقادرہے.

_موت وزندگی٬تنگی وآسانی٬نفع ونقصان اوربیماری وشفاعطاکرنے والاصرف اللّٰہ ہے.

اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ھل من شرکاءکم من یفعل من ذلکم من شی ءسبحانه وتعالٰی عمایشرکون.الروم:۴۰

اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہیں پیداکیا'پھراس نے تمہیں رزق دیا'پھروہ تمہیں مارے گاپھروہ تمہیں زندہ کرے گاکیاتمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جوان کاموں میں سے کچھ کرسکے'اللہ ان کے شریک ٹھرانے سے پاک اوراعلیٰ ہے.

اللہ یبسط الرزق لمن یشاءمن عبادہ ویقدرلہ.العنکبوت:۶۲

اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتاہے رزق فراخ کردیتاہے اورجس کے لیے چاہتاہے تنگ کردیتاہے.

فرامین باری تعالیٰ ہیں.

مااصاب من مصیبۃ الاباذن اللہ ومن یومن باللہ یھدقلبہ واللہ بکل شیء علیم.التغابن:۱۱

کوئی مصیبت کبھی نہیں آتی مگراللہ کے اذن سے ہی آتی ہے جوشخص اللہ پرایمان رکھتاہواللہ اس کے دل کوہدایت بخشتاہے اوراللہ کوہرچیزکاعلم ہے.

برکت:

برکت صرف اللہ کی طرف سے ہے یہ کسی چیزیاہستی کے اختیارمیں نہیں_.

حضرت ابوواقدلیثی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں.

کہ ہم غزوہ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام حنین کی طرف جارہے تھے کہ راستہ میں ایک بیری کادرخت نظرآیا جسے ذات انواط کہاجاتاتھا.مشرکین اس کے پاس بیٹھنااوراس پراپنے ہتھیارلٹکاناباعث برکت خیال کرتے تھے اسے دیکھ کرہم نے عرض کیا.یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے بھی مشرکین کے ذات انواط کی مانند ذات انواط مقررفرمادیجئے.آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرت کے اندازمیں اللہ اکبرکہااورفرمایابخدایہ انسان کی وہی پرانی عادت ہے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خواہش کی تھی اے موسیٰ ہمارے لیے بھی کوئی ایساہی معبودبنادے جیسے ان لوگوں کے معبودہیں.موسیٰ علیہ السلام نے کہاتم بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو.پھرآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاتم بھی یقیناًپچھلی امتوں کے طور طریقوں پرچلوگے.مسنداحمد

نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمررضی اللہ عنہ کویہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ(بیعت رضوان)والے درخت کے پاس آکر(برکت کے لیے) نمازیں اداکرتے ہیں توانھوں نے ان کوڈرایا دھمکایاپھراسے کاٹنے کاحکم دیا'پس اسے کاٹ دیاگیا.فتح الباری:۷-۴۴۸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کاچھلادیکھا.آپ نے اس سے دریافت فرمایایہ کیاہے؟اس نے عرض کیاکمزوری سے نجات پانے کے لیے پہناہے.آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.اسے اتاردو اس لئے کہ تمہیں کمزوری کے سواکچھ نہ دے گااوراگراسے پہنے ہوئے تمہیں موت آگئی توتم کبھی نجات نہ پاؤگے.مسنداحمد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی زینب کے گلے میں ایک دھاگہ دیکھاتوپوچھایہ کیاہے؟انہوں نے کہایہ ایک دھاگہ ہے جوہمیں دم کرکے پہنایاگیاہے.آپ نے اسے پکڑ کرکاٹ دیااورفرمایا.عبداللہ کاخاندان شرک سے قطعی بیزار ہے.میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سناکہ(شرکیہ)دم 'منکے اورمحبت پیداکرنے کے منترشرک ہیں.ابوداؤد:۳۸۸۳'ابن ماجہ:۳۵۳۰

آج ہم نے وہ چیزیں پڑھیں جوتوحیدربوبیت کی صفت رزق میں آتی تھیں.کل ہم توحیدربوبیت کی تیسری قسم مالک کوپڑھیں گے.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#18

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

۳.مالک:

آسمان وزمین پرملکیت وحاکمیت صرف اللّٰہ کی ہے.

فرامین باری تعالٰی ہیں.

للہ ملک السموت والارض.الشوریٰ:۴۹

آسمانوں اورزمین کی ملکیت اللّٰہ ہی کی ہے .

جس طرح آسمان پرملکیت وحاکمیت اللّٰہ تعالٰی کی ہے اس کولوگ تسلیم کرتے ہیں.اس طرح زمین کی ملکیت وحاکمیت بھی اللّٰہ تعالٰی کے لیے ہے.

وھوالذی فی السماءاله وفی الارض اله.الزخرف:۸۴

اوروہی آسمان میں بھی الٰہ ہے اورزمین میں بھی الٰہ ہے.

آج لوگوں نے زمین پراللّٰہ کی ملکیت وحاکمیت کوتسلیم نہیں کیا.اوروہ اس کی شریعت اوراحکام وقوانین کوچھوڑکر انسانوں کوحاکم وقانون ساز سمجھتے ہیں اوران کے وضع کردہ قوانین کی اپنے ملک ومعاشرے میں اطاعت کرتے ہیں.تویہ اللہ کی ملکیت میں شرک ہے.جب اللہ تعالٰی زمین کاخالق ہے تواس کامالک وحاکم بھی وہی ہے.ارشادباری تعالٰی ہے.

الاله الخلق والامر.الاعراف:۵۴

آگاہ رہوپیداکرنااورحکم صادرکرنااسی کے لیے رواہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

ومن زعم ان اللہ جعل للعبادشیاءمن الامرفقدکفربماانزل اللہ علی انبیائه لقوله الاله الخلق والامر.تفسیرطبری وابن کثیر

اورجس نے یہ گمان کیاکہ اللّٰہ تعالٰی نے امرکی صفت میں سے بندوں کے لیے کچھ اختیاردیاتوتحقیق اس نے کفرکیاان تمام باتوں کاجواللّٰہ نے اپنے نبیوں پرنازل فرمائی ہیں اللہ کے اس قول کی روسے کہ خبرادارپیداکرنااورحکم صادرکرنااسی کے لیے رواہے.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنه سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

اللّٰہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل اس شخص کانام ہے جوخودکوملک الاملاک کہلاتاہے.مالک اللّٰہ کے سواکوئی اورنہیں ہے.صحیح بخاری:۶۲۰۵

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی جن کی کنیت ابوالحکم تھی اس کوتبدیل کرنے کاحکم دیااورفرمایا.

ان اللّٰہ ھوالحکم والیه الحکم.ابوداؤد:۴۹۵۵

بے شک اللّٰہ حکم(مالک وقانون ساز)ہے اورحکم اسی کی طرف لوٹتاہے.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایاکہ کوئی صرف نام کی حد تک خودکوملک الاملاک یاابوالحکم کہلائے. توجوکوئی جمہوریت کی صورت میں خود قانون سازی کادعویٰ کرے یااس کے بغیراسلام کے مخالف قانون وضع کرے'اوراللّٰہ کی شریعت کونافذنہ کرے تووہ یقیناًاللّٰہ اکیلے مالک وحاکم کی ربوبیت میں شریک ٹھرارہاہے.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#19

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ’امابعد

آج ہم توحیدربوبیت کی چوتھی قسم متصرف الامورپڑھیں گے.

ساری کائنات زمین وآسمان اورتمام مخلوقات کے امور میں تصرف کرنے اورسنبھالنے والااورقدرت واختیاررکھنے والاصرف اللّٰہ تعالٰی ہے.

ارشادباری تعالٰی ہے.

انماامره اذاارادشیاءأن یقول له کن فیکون.یس:۸۲

بے شک جب وہ کسی کام کاارادہ کرتاہے تواس سے کہتاہے ہوجااوروہ ہوجاتاہے.

ہدایت صرف اللّٰہ کے اختیارمیں ہے_.

ذلک ھدی اللہ یھدی به من یشآءمن عباده.الانعام:۸۸

یہ اللّٰہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتاہے اس کی طرف راہنمائی کرتاہے.

انک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء.القصص:۵۴

اے رسول)بے شک آپ جس کوچاہتے ہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللّٰہ ہی جس کوچاہتاہے ہدایت کرتاہے(.

مددکااختیاراللّٰہ کے ہاتھ میں ہے_.

ایشرکون مالایخلق شیأوھم یخلقون.ولایستطیعون لھم نصراولاھم انفسھم ینصرون.الاعراف:۱۹۱

کیسے نادان ہیں یہ لوگ کہ ان کو خداکاشریک ٹھراتے ہیں جوکسی چیزکوبھی پیدانہیں کرتے بلکہ خودپیداکیے جاتے ہیں جونہ ان کی مددکرسکتے ہیں اور نہ اپنی مددکرنے پرہی قادرہیں.

اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوحکم دیاکہ آپ کہیں.

قل لاأملک لنفسی نفعاولاضراالاماشآءاللہ.یونس:۴۹

کہہ دو’میں تواپنے لیے نفع ونقصان کاکچھ بھی اختیارنہیں رکھتامگرجتنااللّٰہ تعالٰی چاہے.

قل انی لااملک لکم ضراولارشداقل انی لن یجیرنی من اللہ احدولن اجدمن دونه ملتحدا.الجن:۲۱-۲۲

کہہ دو’کہ میں تمہارے لیے نفع ونقصان کااختیارنہیں رکھتا’کہہ دیجئے’کہ مجھے ہرگزکوئی اللّٰہ تعالٰی سے بچانہیں سکتااورمیں ہرگزاس کے سواکوئی جائے پناہ نہیں پاسکتا.

اس لئے یہ عقیدہ رکھناکہ انبیاءواولیاءاللّٰہ کے اذن سے تصرف کرتے ہیں اورحاجات پوری کرنے پرقادرہیں’اللّٰہ کے لیے خاص تصرف واختیارمیں شرک ہے.

حضرت عبداللّٰہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے.

کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوکرکہا’ماشآءاللہ وشئت(جواللّٰہ نے چاہااورآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا)توآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا’کیاتونے مجھے اللّٰہ تعالٰی کاشریک بنادیا.صرف ماشآءاللہ(جواکیلااللّٰہ چاہے)کہاکرو’مشیت میں اس کاکوئی شریک نہیں.نسائی’مسنداحمد:۱۸۳۹

وسیلہ کاشرک بھی تصرف کے شرک میں شامل ہے.

فوت شدہ انبیاءواولیاءبندوں کی پکارکا وسیلہ اورذریعہ بن کراللّٰہ تعالٰی تک تصرف کرنے اورپہنچانے وسفارشکااختیارنہیں رکھتے.اللّٰہ تعالٰی مخلوق کے انتظام میں کسی وزیراوروسیلے کامحتاج نہیں'اللّٰہ مخلوق کی کسی سفارشی اوروسیلے کے بغیرسننے پرقادرہے'یہی شرک مشرکین مکہ کاتھا.جس کاذکراللّٰہ تعالٰی نے کلام پاک میں کیاہے.

ویعبدون من دون اللہ مالایضرھم ولاینفعھم ویقولون ھؤلاءشفعؤناعنداللہ قل اتنبؤن اللہ بمالایعلم فی السموت ولافی الارض سبحانه وتعلی عمایشرکون.یونس:۱۸

وہ اللّٰہ کے سواایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جوانھیں نہ نقصان دیتی ہیں اورنہ نفع دیتی ہیں اورکہتے ہیں یہ اللّٰہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں کہہ دے کیاتم اللّٰہ کواس چیزکی خبردیتے ہوجسے وہ آسمانوں میں نہیں جانتااورنہ زمین میں وہ پاک اوربالاہے ان سے جن کووہ شریک ٹھراتے ہیں.

حضرت جبیربن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضرہوااوراس نے کہا'یارسول اللہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے لوگ کمزورولاغرہوگئے بال بچے بھوکے مرگئے اورمال برباد ہوگیا.آپ ہمارے لیے اللّٰہ تعالٰی سے بارش کے لیے دعاکیجئے ہم اللّٰہ کوآپ کے پاس اورآپ کواللّٰہ کے سامنے اوراللّٰہ کوآپ کے سامنے سفارشی بناتے ہیں.اس پرآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی مرتبہ سبحان اللہ سبحان اللہ کاوردکیاکہ اس کااثر صحابہ کرام کے چہروں پربھی نمایاں ہوگیا.پھرفرمایاتجھ پرافسوس!توجانتاہے کہ اللّٰہ تعالٰی کی شان کتنی بلندہے اللّٰہ تعالٰی کامقام ومرتبہ اس سے بہت اونچاہے کہ اسے کسی کے سامنے سفارشی کی حیثت سے پیش کیاجائے.ابوادؤد:۴۷۲۶

اہلسنت کے نزدیک اس چیزپرایمان ہے کہ قیامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم اوراجازت سے سفارش کریں گے اوررسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعاکرواناصرف آپ کی زندگی میں تھالیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کووسیلہ بناناجائزنہیں.وسیلہ کی دلیل کسی بھی صحیح حدیث میں موجودنہیں ہے.آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دورعمررضی اللہ عنہ میں قحط پڑاتوحضرت عمررضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کووسیلہ بنانے کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچاحضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعاکروائی اورخودبھی عرض کیا.

اے اللّٰہ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوتیری طرف وسیلہ (بطوردعا)بناتے تھےاورتوبارش برساتاتھااب ہم اپنے نبی کے چچاکو(دعاکے طورپر)وسیلہ بناتے ہیں.اے اللّٰہ بارش بھیج دے پھربارش ہوئی.صحیح بخاری:۱۰۱۰

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

پس صحابہ کرام نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ (دعا) کورسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ(دعا)کابدل قراردیا'کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعدکوئی شرعی جواز باقی نہ رہاتھاکہ آپ کووسیلہ بنایاجائے حالانکہ یہ عین ممکن تھاکہ وہ آپ کی قبرانورپرحاضری دیتے اوروہاں آپ کاوسیلہ تلاش کرتے اوراپنی دعامیں آپ کی حرمت وجاہ کی قسم دلاتے یاایسے الفاظ اداکرتے جس سے اللّٰہ کومخلوق کی قسم دلانایااس کے واسطہ سے اللّٰہ تعالٰی سے سوال کرنے کا مفہوم پایاجاتااوریوں دعاکرتے کہ:اے اللّٰہ ہم تجھ سے اپنے نبی مکرم کے واسطہ سے مانگتے ہیں یایوں کہتے کہ:اے اللّٰہ ہم تجھے تیرے نبی کی قسم یاددلاتے ہیں یااس کے ہم معنی دوسرے الفاظ اداکرتے جواکثرجاہل لوگ اداکرتے ہیں لیکن صحابہ کرام نے ایساطرزعمل اختیارنہیں فرمایا.کتاب الوسیلہ:۳۲۰

تمام محدثین اورائمہ وفقہاءکے نزدیک اس چیزپراجماع ہےکہ مخلوق میں سے کسی کابھی وسیلہ بناناجائزنہیں.

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

کوئی مخلوق کاواسطہ دے کراللّٰہ سے نہ مانگے اورنہ ہی کسی کویہ کہناچاہیے کہ میں تیرے انبیاءکرام کے حق کی بناپرتجھ سے سوال کرتاہوں.کتاب الوسیلہ:۱۳۳

امام قدوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

کسی مخلوق کاواسطہ دے کراللّٰہ تعالٰی سے کوئی سوال کرنا جائزنہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی پرکسی مخلوق کاکوئی حق نہیں.کتاب الوسیلہ

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر:20

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ایمان باللہ'توحید الوہیت وعبادت سے مرادبندوں کے افعال ہیں جن کواللہ تعالی نے اپنے لیے خاص فرمایاہے.

مجموعی طورپرتمام افعال عبادت کاذکرکرتے ہوئے توحید الوہیت وعبادت سے مرادیہ ہے کہ محبت'خوف'توکل اورامید صرف اللہ تعالی سے رکھتے ہوئے خالص اسی کی تسبیح وتکبیر بیان کرنا'اسی کوپکارنااوراسی سے فریادکرنانیزاسی کوحَکَمُ وقانون ساز مانتے ہوئے اس کے تمام احکام وقوانین کی اطاعت اورافعال عبادت اسی کیلئے اداکرنا.

ایمان باللہ'توحیدالوہیت وعبادت کودوبنیادی شاخوں میں تقسیم کیاگیاہے.

_توحیدالدعاءوالعبادہ

_توحیدالحکم والطاعۃ

پہلے ہم توحیدالدعاءوالعبادہ کوڈسکس کرتے ہیں.

توحیدالدعاءوالعبادہ

توحیدالدعاءوالعبادہ سے مرادہے کہ اللہ سے محبت وخوف' توکل وامیدرکھتے ہوئے اورصرف اسے حاجت رواومشکل کشاسمجھتے ہوئے پکارودعااوراستغاثہ وفریاد خالص اسی سے کرنا.

محبت وخوف صرف اللہ کارکھناچاہیے:

فرامین باری تعالی ہیں.

ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادیحبونھم کحب اللہ والذین امنواشدحب للہ.البقرہ:۱۶۵

اوربعض لوگ ایسے ہیں جودوسروں کواللہ کاشریک ٹھراتے ہیں'ان سے وہ اللہ کی سی محبت کرتے ہیں اورمومن تو شدیدمحبت اللہ سے کرتے ہیں.

وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوھم رھقا.الجن:۶

انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے بعض لوگوں کی(ڈرسے) پناہ مانگاکرتے تھے اس طرح انہوں نے جنوں کاغروراورزیادہ بڑھادیا.

توکل وامیدصرف اللہ سے رکھنی چاہیے:

ارشاد باری تعالی ہیں.

ان کنتم امنتم باللہ فعلیہ توکلواان کنتم مسلمین.یونس:۸۴

اگرتم اللہ تعالی پرایمان رکھتے ہواورواقعی تم مسلمان ہوتو اسی پرتوکل کرو.

محبت'خوف'توکل اورامیداللہ تعالی سے رکھتے ہوئے دعاوفریاد صرف اسی سے کرنی چاہیے.

فرامین باری تعالی ہیں.

وادعوہ مخلصین لہ الدین.الاعراف:۳۹

اوردین کوخالص اللّٰہ کے لیے مانتے ہوئے اللّٰہ ہی کوپکارو.

وان المسجد للہ فلاتدعومع اللہ احدا.الجن:۱۸

اوربے شک تمام مسجدیں اللّٰہ کے لیے ہیں لہذااللّٰہ کے ساتھ کسی کونہ پکارو.

حضرت نعمان بن بشیررضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

ان الدعاءھوالعبادہ.

بے شک دعاہی عبادت ہے.

پھرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی.

وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین.ابوداؤد:۱۴۷۹’ترمذی:۲۹۶۹

اورتمہارے رب نے کہامجھے پکارومیں تمہاری دعائیں قبول کروں گاجولوگ میری عبادت سے تکبرکرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ورسواکرکےجہنم میں داخل کیے جائیں گے.

حضرت عبداللّٰہ بن مسعودرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

جوشخص اس حالت میں مرگیاکہ غیراللّٰہ کومعبودمان کراس سے مددطلب کرتاتھا وہ سیدھاجہنم میں جائے گا.بحوالہ کتاب التوحید

والذین تدعون من دونہ مایملکون من قطمیران تدعوھم لا یسمعوادعآءکم ولوسمعوامااستجابوالکم ویوم القیمۃ یکفرون بشرککم.الفاطر:۱۳-۱۴

اورجن کوتم اس کے سواپکارتے ہووہ کجھورکی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں’اگرتم ان کوپکارو’تمہاری پکارنہ سنیں گے اوراگرسن لیں توتمہاری درخواست قبول نہیں کر سکتے اورقیامت کے دن وہ تمہارے شرک کاانکارکردیں گے.

ان الذین تدعون من دون اللہ عبادامثالکم فادعوھم فلیستجیبو لکم.الاعراف:۱۹۴

بے شک وہ لوگ جنھیں تم اللّٰہ کے سواپکارتے ہووہ تمہی جیسے بندے ہیں جب تم ان کوپکاروتوانھیں تمہاری پکارکاجواب دینا چاہیے اگرتم سچے ہو.

کچھ لوگوں کاخیال ہے کہ غیراللّٰہ سے مرادپتھرہیں جبکہ ان آیات سے صاف پتہ چلتاہے کہ غیراللّٰہ سے مرادانسان ہیں.

امام طبرانی اپنی سندسے روایت کرتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک منافق مسلمانوں کوتکلیف پہنچایاکرتاتھااس کی ایذارسانی سے تنگ آکر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے باہم مشورہ کیاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضرہوکراس منافق کے بارے میں فریادکی جائے.آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا.”مجھ سے فریادمت کروفریاد صرف اللّٰہ سے کرنی چاہیے.طبرانی بحوالہ کتاب التوحید

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

غلوسے بچواس لئے کہ تم سے پہلی قوموں کوغلونے ہی ہلاک کیا.ابن ماجہ:۳-۲۹’نسائی:۳-۵۹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاسے روایت ہے.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھااورحضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنھانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس گرجے کاذکرکیاجوانہوں نے ملک حبشہ میں دیکھاتھااورجس میں مختلف تصاویرتھیں اس پرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاکہ

ان لوگوں میں یہ رواج تھاکہ جب کوئی نیک شخص مرجاتا تووہ اس کی قبرکے قریب مسجد بنالیاکرتے اورمسجد میں اس" مرنے والے کی تصاویرکندہ کردیاکرتے تھے وہ لوگ جوایساکرتے تھے اللّٰہ کے نزدیک بدترین لوگ تھے.اس لیے کہ انہوں نے دوفتنے یکجاکردیے تھے قبرپرستی کافتنہ اورتصاویرسازی کافتنہ. صحیح بخاری:۴۳۴

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا.

اپنے گھروں کومقبرہ نہ بنانااورمیری قبرپرمیلے نہ منقعدکرناتم مجھ پردرودوسلام بھیجتے رہواورجہاں سے بھی تم مجھ پر صلاۃ وسلام بھیجوگے وہ مجھے بہرحال پہنچے گا. ابوداؤد:۲۰۴۲

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا.

اے اللّٰہ میری قبرکوبت نہ بناناکہ اس کی پوجاکی جائے جس قوم نے اپنے انبیاءکی قبروں کوسجدہ گاہ بنالیااس پراللّٰہ تعالٰی کاشدید قہروغضب نازل ہوا.موطاامام مالک'باب:۲۴

آج امت محمدیہ میں قبوری شرک بہت عام ہے.اورلوگ اپنی دعاوفریاد'منت مرادیں'نذرونیاز'نذرانے'چڑہاوے اورقربانی غیراللّٰہ کے لیے کرتے ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

لعن اللہ من ذبح لغیراللہ.صحیح مسلم:۱۹۷۸

اللّٰہ اس پرلعنت کرے جوغیراللّٰہ کیلئے ذبح کرے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

جوشخص ایسی نذر مانے جواللّٰہ تعالٰی کے احکام کے مطابق ہوایسی نذرکوپوراکرناچاہیے اورجوشخص ایسی نذرمانے جس سے اللّٰہ تعالٰی کی نافرمانی ہوتی ہوتواللّٰہ کی نافرمانی نہ کرے. صحیح بخاری:۶۶۹۲

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا.

ایک شخص صرف ایک مکھی جیسی حقیرچیزکی وجہ سے جنت میں چلاگیا.حاضرین مجلس نے عرض کیایارسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے ہواآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.دوشخص ایک ایسے قبیلے کے پاس سے گزرے جن کاایک بت تھااورکوئی شخص اس بت پربھینٹ چڑھائے بغیر وہاں سے نہ گزرسکتا.چنانچہ ان سے بھی نذرانہ پیش کرنے کوکہاگیا.ان میں سے ایک نے معذرت کی کہ میرے پاس نذرانہ پیش کرنے کے لیے کوئی چیزنہیں ہے انہوں نے کہاکہ تمہیں نذرتو ضرور پیش کرنی پڑے گے خواہ ایک مکھی ہی ہو.اس شخص نے ایک مکھی پکڑکراس کی بھینٹ چڑھادی اوراس کی گلوخلاصی ہوگئی لیکن وہ جہنم میں چلاگیا.اسی طرح ان لوگوں نے جب دوسرے شخص کوبھینٹ کامطالبہ کیاتواس نے صاف جواب دے دیاکہ میں تواللّٰہ تعالٰی کے سواکسی کے آگے نذرپیش نہیں کروں گا.اس بات پرقبیلہ والوں نے اسے شہیدکردیااوروہ سیدھاجنت میں گیا.مسنداحمد

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#21

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

آج ہم توحیدالوہیت کی دوسری قسم توحیدالحکم والطاعہ پڑھیں گے.توحیدالحکم کااعتقادتوتوحیدربوبیت کی قسم ‘مالک’میں کہ جس کہ مطابق اللہ ہی اکیلاحکم وقانون سازہے.لیکن اس کابندوں پرحق توحیدالوہیت میں شامل ہے کہ بندے عملاصرف اللہ کے دین اورنظام شریعت کی اطاعت کریں.

توحیدالحکم والطاعۃ کی تعریف:

اللہ تعالٰی کی حاکمیت میں توحیدسے مرادیہ عقیدہ ہے کہ تمام کونی وشرعی امورمیں انسانوں کے عباداتی ومعاشرتی اور سیاسی ومعاشی معاملات سے متعلق حکم جاری کرنے اور قانون سازی کرنے کے لائق صرف اللہ تعالٰی کی ذات ہے اس لیے اطاعت وعبادت صرف اسی کے لیے خاص ہے.

توحیدحاکمیت کی اقسام:

١-توحیدحاکمیت فی الکون:

اس سے مرادہے کہ زمین وآسمان کے تمام کونی وقدری اموراللہ تعالٰی کے حکم اورقانون کے تابع ہیں.

ارشادباری تعالٰی ہے.

وله اسلم من فی السموت والارض طوعااوکرھا.آل عمران:٨٣

آسمان اورزمین میں جوکوئی بھی ہے وہ چاہتے اورنہ چاہتے ہوئے بھی اللہ کااطاعت گزارہے.

٢-توحیدحاکمیت فی الدین والسیاسۃ:

اس سے مراد ہے کہ تمام دینی وشرعی احکام اورسیاسی ومعاشرتی قوانین میں حکم وقانون سازی کا حق صرف اللہ تعالٰی کا ہے.

ارشاد باری تعالٰی ہے

ام لھم شرکاءشرعو لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ.الشوریٰ:٢١

کیا یہ لوگ کچھ ایسے شریک خدا رکھتے ہیں جنہوں نے ان کیلئے دین کی نوعیت رکھنے والا ایسا قانون وضع کیا جس کی اللہ نے انہیں اجازت نہیں دی.

الہ سے مراد ہے جو الوہیت کی تمام صفات کے ساتھ حاکمیت واقتدار اعلٰی کے لائق ہو .حاکمیت الوہیت کے خصائص میں سے ہے. اس کے مطابق احکام وقانون سازی کرنے، حکم دینے احکام کو لازم کر نے اور اطاعت واتباع کے لائق صرف وہی ہے.تو جو شخص کسی انسان کے حکم وقانون سازی کو لائق اتباع واطاعت ٹھراتا ہے وہ اللہ تعالٰی کی الوہیت میں شرک کا مرتکب ہوتا ہے.شرک صرف غیر اللہ کو الہ ماننے کانام نہیں بلکہ غیراللہ کو حاکم وفیصلہ ساز ٹھرالینا اور غیراللہ کے وضع کردہ احکام وقوانین کو اپنا لینا بھی اللہ تعا لٰی کی الو ہیت میں شرک ہے.

امام ابن رجب فرماتے ہیں

الہ وہ ذات ہے جس کی ہیبت،جلال،محبت،خوف،امید،بھروسے اور اس سے سوال ودعا کے پیش نظر اس (کے حکم) کی اطاعت کی جائے اور اس (کے حکم) کی نافرمانی نہ کی جائے. ہدایتہ المستفید

امام ابن تیمیہ فر ماتے ہیں.

الہ”معبود اور مطاع کو کہتے ہیں سو الہ کے معنی معبود ہیں اور معبودد وہ ہے جو عبادت کا استحقاق رکھتا ہو اور اس کے مستحق عبادت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسے اوصاف سے متصف ہے جن کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ آخری درجہ کی محبت کا حقدار ہو اور انتہائی اطاعت وفر مانبرداری کا اظہار اسی کیلئے ہو.

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

انسان کے وہ تمام اقوال وافعال جن سے اللّٰہ تعالٰی راضی ہو عبادت کہلاتے ہیں.انفرادی واجتماعی معاشرت اور سیاست (سب عبادت میں شامل ہیں.(عقیدہ ومنہج

ارشاد باری تعالٰی ہے

ان الحکم الا للّٰہ.یوسف:٤٠

. بے شک حاکمیت صرف اللّٰہ کی ہے

بل للّٰہ الامر جمیعا.الرعد: ٣١

.سارے کا سارا حکم اللّٰہ ہی کیلئے ہے

یقولون ھل لنا من الامر شیء قل ان الامر کله للّٰہ.آل عمران:١٥٤

.لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا امر میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہے کہہ دو امر سارا کاسارااللّٰہ کیلئے مخصوص ہے

ولایشرک فی حکمه احدا.الکھف:٢٦

.اوروہ اپنے حکم میں کسی کوشریک نہیں کرتا

اہل کتاب بھی جس شرک میں مبتلاتھے وہ بھی توحیدالحکم والطاعۃ میں تھا.اہل کتاب اللّٰہ کوخالق ومالک مانتے تھے لیکن ان کے علماء ورھبان ان کی خواہشات کی خاطرخودساختہ احکام وقوانین اختراع کرتے تھے.اللّٰہ تعالٰی نے ان کے اس عمل .کوان کے اندرگمراہی اورشرک کی اصل جڑ قراردیاہے

اتخذواحبارھم ورھبانھم اربابامن دون اللہ.التوبہ:٣١

.انہوں نے اللّٰہ کوچھوڑکراپنے علماءودرویشوں(کے احکام کی اطاعت کرکے ان)کواپنارب بنالیا

امام محمدبن عبدالوہاب رحمہ اللہ اپنی کتاب التوحیدمیں سورۃ توبہ کی آیت اتخذواحبارھم...اوراس پرحضرت عدی بن .حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکرکرنے کے بعدفرماتے ہیں

لہذااسے توحیدالوہیت یاتوحیدعبادت یاتوحیدشرع بالتشریع یاتوحیداطاعت یاتوحیدالحکم وغیرہ کہنابرابرہے.”کتاب التوحید“

قرآن مجیدکی ان آیات سے واضح طورپرپتاچلتاہے کہ حاکمیت وقانون سازی کاحق صرف اللّٰہ کے لیے ہے.اوریہ الوہیت کے خصائص میں سے ہے.کسی کاخودکوحکم وقانون ساز ٹھرانا یااللّٰہ کے احکام کے مخالف قانون سازی کرنااوراپنے وضع کردہ مجموعہ قانون اوردستورکواجتماعی طورپرنافذکردینایہ سب توحیدالوہیت میں شرک کی شکلیں ہیں.اللّٰہ تعالٰی کی شریعت .اورقانون کواجتماعی طورپرنافذکرنااوراس کے مطابق اپنے فیصلے کرناتوحیدالوہیت کی عملی تطبیق ہے

دورحاضرمیں لوگوں نے جمہوری نظام کواپناکرتوحیدالحکم والطاعۃ میں شرک کیاہے.یہ نظام اللّٰہ کی حاکمیت وعبادت کاحق فیصلہ وقانون سازی اورتشریع کی خاصیت مخلوق کے سپردکرتاہے.اس میں عوامی اکثریت کوحاکم ومطاع قرار دیاگیاہے اوراس میں عوام کی خواہش اورملکی مفادمیں عوام کے منتخب نمائندے قانون سازاداروں اسمبلی وپارلیمان میں .قانون سازی کرتے ہیں.اس طرح جمہوریت نے اپنی خواہش اوراکثریت کی عبادت روارکھی ہے

.ارشادباری تعالٰی ہے

وان تطع اکثرمن فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ.الانعام:١١٦

.اوراگرتم نے زمین میں اکثریت کی اطاعت کی تووہ تمہیں اللّٰہ کے راستے سے گمراہ کردیں گے

جمہوریت کے غیراسلامی قوانین یاکوئی بھی حکم جواللہ کے حکم کے مخالف ہواس کی اطاعت کرناتوحیدالوہیت وعبادت .میں شرک ہے

واخردعواان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#22

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

آج ہم توحیداسماءوصفات پڑھیں گے.

وله المثل الاعلى فى السموت والارض وهوالعزيزالحكيم. الروم:۲۷

اسی کی بہترین اوراعلی صفت ہے آسمانوں میں اورزمین میں بھی اوروہی غلبے والاحکمت والاہے.

اللہ تعالٰی کے نام اورصفات جواس نے وحی الٰہی کے ذریعے بتلائے ہیں وہ صرف اللہ تعالٰی کے لیے خاص ہیں.ان صفات پرہے کم وکاست اسی طرح ایمان لاناضروری ہے جس طرح کہ اس نے ذکرفرمایاہے.ان ناموں اورصفات سے اللہ کے علاوہ کسی اورہستی کومتصف کرناشرک ہے.اوران صفات کی اپنی عقل اوررائے سے تاویل وتشریح کرناگمراہی اورکفرہے.اللہ کے نام وصفات اس کی پہچان اورتعارف کاذریعہ ہیں.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ولله الاسماءالحسنى فادعوه بهاوذرواالذين يلحدون فى اسمآئه سيجزون ماكانويعملون.الاعراف:۱۸۰

اوراچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سوان ناموں سے ہی اللہ کوپکاراکرواورایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھوجواس کے ناموں سے کج روی کرتے ہیں.

اللہ تعالٰی کے چندنام اورصفات مندرجہ ذیل ہیں جواس نے قرآن وحدیث میں ذکرفرمائے ہیں.

الرحمن'الرحيم'الملک'القدوس'السلام'المؤمن'المهيمن 'العزيز'الجبار'المتكبر'الخالق'البارى'المصور...

اللہ تعالٰی کی صفات مندرجہ ذیل ہیں جن کاذکرقرآن وحدیث میں موجودہے.

صفت استواء:

الرحمن على العرش استوى.طه:۵

رحمٰن عرش پرمستوی ہے.

صفت کلام:

وكلم اللہ موسى تكليما.النساء:۱۶۳

اللہ تعالٰی نے موسٰی سے کلام کیا.

صفت ید:

بل يده مبسوطتن.المائده:۶۴

بلکہ اللہ کے تودونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں.

صفت ساق:

یوم یکشف عن ساقه.القلم:۴۲

جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی.

صفت وجہ:

ویبقی وجه ربک ذوالجلال والاکرام.الرحمن:۲۷

اورآپ کے رب ذوالجلال والااکرام کاچہرہ باقی رہے گا.

صفت عین:

واصنع الفلک باعیننا.ھود:۳۷

اورتوہماری آنکھوں کے سامنے ایک کشتی بنا.

صفت علو:

وھوالعلی العظیم.البقرہ:۲۵۵

وہ بلندترنہایت عظمت والاہے.

صفت نزول:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

اللّٰہ تعالٰی ہررات(کے آخری پہر)آسمان دنیاپرنزول فرماتاہے.

اللّٰہ کی صفات میں گمراہیاں:

تاویل:

آیات واحادیث میں مذکورصفات کے ظاہری معنوں کودوسرے مرادی معانی ومفہوم کی طرف پھیرناتاویل کہلاتاہے.مثلاًاللّٰہ کے ہاتھ سے مراداللّٰہ کی قدرت لینایااللّٰہ کے عرش پرمستوی ہونے کامطلب یہ بیان کیاجائے کہ اس سے مراداللّٰہ کاغلبہ ہے.ایسی تاویل کرناجائزنہیں.

تحریف:

تحریف کامطلب یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کی صفات کامفہوم بدل دیاجائے مثلاً غضب الٰہی کے معنی ارادہ انتقام کرلیے جائیں.

تعطیل:

اللّٰہ تعالٰی کی صفات کاانکارتعطیل کہلاتاہے.

تکیف:

تکیف یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کی صفات کی حقیقت اورکیفیت بیان کی جائے.

تمثیل:

تمثیل یہ ہے کہ اللّٰہ کی صفات کی اس کی کسی مخلوق کے ساتھ تشبیہ وتمثیل بیان کی جائے.

ارشاد باری تعالٰی ہے.

لیس کمثلہ شیء:الشوریٰ:١١

(کائنات کی)کوئی چیزاس کی مثل نہیں.

اللّٰہ تعالٰی کی صفات کاحامل اس کے سواکسی اورکوٹھراناشرک ہے.اللّٰہ تعالٰی کے ان نام اورصفات مثلاً السمیع(ہرچیزکوسننے والا)'العلیم(ہرچیزجاننے والاعالم الغیب)الخبیر(ہرچیزسے باخبر)میں اکثرلوگ انبیاءوالیاءکوشریک کرتے ہیں.

ارشادباری تعالٰی ہیں.

انماالغیب للہ فانتظروانی معکم من المنتظرین.یونس:٢٠

بے شک علم غیب صرف اللّٰہ کے لیے ہے پس انتظارکروتحقیق میں بھی تمہارے ساتھ انتظارکرنے والوں میں سے ہوں.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

پانچ چیزوں کاعلم اللّٰہ تعالٰی کے سواکسی کے پاس نہیں وقت قیامت'نزول بارش'مافی الارحام'واقعات مستقبل'اورمقام موت.

اللّٰہ تعالٰی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اعلان فرمایا.ارشادباری تعالٰی ہے.

ولوکنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیرومامسنی السوءان اناالانذیروبشیرلقوم یومنون.الاعراف:١٨٨

اگرمیں(محمد)غیب کوجانتاہوتاتواپنے لیے بہت سا نفع حاصل کرلیتااورکوئی تکلیف مجھ پرواقع نہ ہوتی.میں تومحض ڈرانے والااوربشارت دینے والاہوں ان لوگوں کوجوایمان رکھتے ہیں.

قل لااقول لکم عندی خزآءن اللہ ولااعلم الغیب ولااقول لکم انی ملک ان اتبع الامایوحی الی'قل ھل یستوی الاعمی والبصیر افلاتتفکرون.انعام:٥٠

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ تونہیں کہتاکہ میرے پاس اللّٰہ کے خزانے ہیں اورنہ میں غیب جانتاہوں اورنہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں.میں بس اس وحی کی پیروی کرتاہوں جومیرے پاس آتی ہے.آپ کہیے کہ اندھااوربیناکہیں برابر ہو سکتے ہیں کیاتم غورنہیں کرتے.

مدینہ منورہ میں کسی بچی نے ایک شعر پڑھاجس کامفہوم یہ تھاکہ ہمارے اندر ایسانبی موجودہے جوآنے والے کل کے واقعات کوجانتاہے.تویہ سن کرحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فوراً ٹوکااوراس شعرکودوبارہ دہرانے سے منع کیااورارشادفرمایا.

لایعلم مافی غدالااللہ.صحیح بخاری:٥١٤٧

کل ہونے والے واقعات کی خبراللّٰہ تعالٰی کے سواکوئی نہیں جانتا.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#23

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

اب ہم دورحاضرکے ان گروہوں کوپڑھیں گے جن کے عقائداللہ کی ذات اورتوحیدربوبیت 'توحیدالوہیت اورتوحیداسماءوصفات کے مخالف شرک پرمبنی ہیں.ان میں ہم غالی صوفیا'بریلویت'شیعت 'جمہوریت اورتقلیدجامدکاذکرکریں گے.ان گروہوں کے

شرکیہ عقائدکوجانتابھی توحیدکے علم کی طرح ضروری ہے.کیونکہ توحیداس وقت معتبرہوتی ہے جب اپنے عقیدہ وعمل سے ہرشرک اورشرک کرنے والوں کاانکارکیاجائےاوران کوباطل پرسمجھاجائے.

متکلمین صوفیا:

متکلمین صوفیاءچونکہ اللّٰہ کی ذات کاغیرتسلیم نہیں کرتےاوراللّٰہ کی ذات کے ساتھ اتحادوحلول اوراس میں فناہونے کے نظریات کے قائل ہیں.اس کے علاوہ یہ اللّٰہ کے لیے خاص متصرف الاموربونے کی صفت میں قدرت واختیارات کے دعوے کرتے ہیں.نیزاللّٰہ کی صفات مثلاًعلم الغیب'السمیع'البصیرپرتصرف رکھنے کے دعوے دار ہیں.ان کے انہی نظریات اورتصرف واختیارکے جھوٹے قصوں کی ترویج نے لوگوں کوقبرپرستی اورغیراللّٰہ سے استغاثہ ودعامیں مشغول کیاہے.

اب ہم صوفیاکے عقائدکاذکرکرتے ہیں.جوبراہ راست اللہ کی ذات کے ساتھ شرک پرمبنی ہیں.

صوفیاءکاعقیدہ وحدت الوجوداورحلول:

صوفیاءکاعقیدہ ہے کہ اللّٰہ کے علاوہ کوئی بھی موجودنہیں'اس کے سواجووجودبھی نظرآتاہے وہ باعتبارظاہرجداگانہ معلوم ہوتاہے لیکن باعتبارباطن وجودحقیقی کی ہی ایک نمودہے'یعنی موجودات خداکی قدرت نہیں بلکہ اس کی ذات کی نمود ہیں'خدااورخلق غیرنہیں بلکہ ان میں باعتبارماہیت وحدت ہے.

متکلمین صوفیاءکاامام محی الدین ابن عربی اپنی کتاب "فصوص الحکم"میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتاہے.

"وجودحقیقی دراصل ایک ہے اوراس کے سواجووجودبھی نظرآتاہے وہ باعتبارظاہرجداگانہ وجودمعلوم ہوتاہے لیکن باعتبارباطن وجودحقیقی ہی کی ایک نمودہے'اس کے بالمقابل کیاہے کچھ نہیں'جوہے وہ اسی وجود کی ایک صورت اوراس کاتعین ہے.فصوص الحکم:۴۸

نیزلکھتاہے.

وجودایک ہی حقیقت ہے'اس لیے ذات باری کے سواکچھ باقی نہ رہا'چنانچہ کوئی ملاہواہے نہ کوئی جداہے'یہاں ایک ہی ذات ہے جوعین وجودہے.فصوص الحکم:۱۳۰

صوفیاءکے اس عقیدے کی روسے کائنات کی تمام چیزیں اللہ کی ذات کے سات متحداورشریک ہیں.یوں یہ اللہ کی ذات میں شرک ہے.صوفیاءنے یہ عقائددراصل اللہ کی محبت کی تڑپ میں اپنائے.

ذالنون مصری نے کہا.

اللّٰہ تعالٰی سے محبت کرتے ہوئے انسان پرایساوقت بھی آتاہے جب وہ اس سے متحدہوجاتاہے.التاریخ التصوف الاسلام:۲۱۲

بایزیدبسطامی کاکہناہے.

میں نے بہت سے مقامات کامشاہدہ کیالیکن جب غور سے دیکھاتوخود کواللّٰہ کے مقام پرپایا.تذکرۃ الاولیاء:۸۳

صوفیاکاعقیدہ تصرف واختیار:

متکلمین صوفیاءکے مطابق تصوف کے طریق پرچل کرمختلف منازل پرپہنچنے والے اولیاء'قطب'غوث اورابدال ہوتے ہیں'جن کے بارے میں ان کامعروف نظریہ ہے.

س نظریہ کوبیان کرتے ہوئے علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں.

صوفیاءمیں ایک معروف عقیدہ مردان غیب کابھی ہے جس کے مطابق نظام عالم کی ظاہری ہیئت کے پس پردہ ایک باطنی نظام ہے جسے چلانے والے مختلف رجال غیب ہیں'ان میں قطب'قیوم'اوتاد'ابدال'نجباء'اورغوث وغیرہ ہیں جونظام عالم کاانتظام سنبھالتے ہیں'زندگی ان کے توسط سے رواں دواں ہے'کائنات کاذرہ ذرہ ان کی مرضی کے تابع اورزمانے کی گردش انھی کے زیرکنٹرول ہے'بسااوقات ان کے اختیارات اس قدر ہوتے ہیں کہ اللّٰہ تعالٰی بھی ان کی مرضی کے سامنے مجبورہوجاتاہے اوران کی ذات اللّٰہ کامظہرہوتی ہے.مقدمہ ابن خلدون:۱-۴۷۳

صوفیاءکایہ عقیدہ توحیدربوبیت کی قسم متصرف الامورمیں شرک ہے.

صوفیاکاعقیدہ علم باطن اورطریقت:

صوفیاءکایہ خیال ہے کہ انھیں اللّٰہ تعالٰی سے براہ راست ایک مخصوص علم حاصل ہوتاہے'جسے وہ علم باطن اورطریقت کانام دیتے ہیں'اورجب کوئی صاحب وجدوحال کسی مرید پرتوجہ کرتاہےتویہ علم سینہ بہ سینہ اسے منتقل ہوجاتاہے'اسے فیض عام کانام بھی دیاجاتاہے.

حسین بن منصورحلاج کاکہناہے.

جب بندہ مقام معرفت پرپہنچ جاتاہے تواللّٰہ تعالٰی اس کی خاطربذریعہ وحی خواطرنازل فرماتے ہیں.

اس علم کوصوفیاءشریعت کے مقابل'طریقت'کانام دیتے ہیں.

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

تصوف پرکلام ومنطق اورفلسفے کااثرپڑتاچلاگیااورایسے نئے نئے نظریے پیداہوتے چلے گئے جوقرآن وحدیث کی نصوص کے بالکل خلاف تھے...ان میں سے بعض توایسے ہیں جن کادعوٰی ہے کہ انہیں اللّٰہ سے براہ راست انبیاء جیسے احکامات ملتے ہیں.امام غزالی نے اس لیے کہاتھاکہ میں نے بھی وہ خطاب سناہے جوموسٰی علیہ السلام نے سناتھا'چونکہ یہ سب کچھ ایمان بالرسل میں نقص کی وجہ سے ہے اس لیے یہ بعض وجوہ کی بناپرباطل ہے.نفحات الانس:۱۱-۳۹۸

اس کے علاوہ صوفیت میں رہبانیت اورسنت رسول کے مخالف بدعتی عبادات'اذکار'مراقبے وغیرہ ہیں.

کل ہم بریلویت کے بارے میں پڑھیں گے.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#24

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

بریلوی مذہب پاکستان کاسب سے کثیرتعدادرکھنے والوں کامذہب ہے.عام طورپربریلوی اپنے آپ کوسنی 'حنفی اہلسنت سے منسوب کرتے ہیں مگران کے چندامتیازی عقائدہیں جوانھیں برصغیرمیں موجوددیگرحنفی فرقوں(دیوبندیوں وغیرہ) سے بالعموم جدا کرتے ہیں.یہ انبیاءورسل اوراولیاءاللّٰہ کوحاجت روا'مشکل کشا'عالم الغیب'تصرف الاموراوردیگرخدائی اختیارات 'دے کران سے استغاثہ وفریادکرناجائزسمجھتے ہیں.

بریلوی مذہب کی بنیادان کے امام احمدرضانے رکھی.ذیل میں ہم اس کے عقائدکوبیان کریں گے.یہی شرکیہ عقائدہیں جن کی وجہ سے پاکستان کی بہت بڑی آبادی شرک میں گمراہ ہے.

بریلویوں کاعقیدہ غیراللّٰہ سے فریاد:

غیراللّٰہ سے فریاداورحاجت روائی بریلویوں کااہم عقیدہ ہے.

احمدرضالکھتے ہیں.

انبیاءومرسلین'اولیاء'علماءاورصالحین سے ان کے وصال کے بعدبھی استعانت واستمدادجائزہے'اولیاءبعدانتقال بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں.فتاوٰی رضویہ:۴-۳۰۰

نیزلکھتے ہیں.

جب تم کاموں میں متخیرہوتومزارات اولیاءسے مددمانگوجب تمہیں پریشانی کاسامناہوتواہل قبورسے مانگو.الامن والعلی:۴۶

نیزلکھتے ہیں.

جوشخص بھی کسی نبی یارسول یاکسی ولی سے وابستہ ہو گاتووہ اس کے پکارنے پرحاضرہوگااورمشکلات میں اس کی دستگیری کرے گا.فتاویٰ افریقہ:۱۳۵

انبیاءواولیاءکے اختیارات وتصرفات:

اسلام کے نزدیک توحیدکاتصوریہ ہے کہ ساری کائنات کا خالق٬مالک٬رازاق٬مدبرومنتظم اورمتصرف الامورصرف اللّٰہ ہے.بریلویوں کے نزدیک اللّٰہ تعالٰی نے تمام اختیارات اورکائنات کاسارانظام اورتدبراموراپنے مقرب بندوں کے سپردکردیاہے.

احمدرضاعبدالقادرجیلانی رحمہ اللہ کے متعلق لکھتاہے.

ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختاربھی ہے

کارعالم کامدبربھی ہے عبدالقادر(الامن والعلی)

نیزلکھتے ہیں.

اولیاء کی وساطت سے خلق کانظام قائم ہے.الامن والعلی:۳۴

نیزلکھتے ہیں.

غوث ہرزمانے میں ہوتاہے اس کے بغیر زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتا.فتاویٰ نعیمیہ:۲۴۹

نیزلکھتے ہیں.

اولیاء کاتصرف مرنے کے بعداورزیادہ ہوجاتاہے.مواعظ نعیمیہ:۴۱

بریلویوں کاعقیدہ علم الغیب:

بریلویوں کے مطابق انبیاءاوراولیاءعالم الغیب ہیں.دلوں کے حال٬ہرراز٬ہرحاضروغائب٬ماضی ومستقبل اورقیامت تک کوئی چیزبھی اولیاءسےپوشیدہ نہیں.

احمدرضالکھتے ہیں.

قیامت کب آئے گی٬مینہ کب برسے گا٬مادہ کے پیٹ میں کیا ہے٬کل کیاہوگا٬فلاں کہاں مرے گا٬یہ پانچوں غیب جوآیت کریمہ میں مذکورہ ہیں ان سے کوئی چیزحضورصلی اللہ علیہ وسلم پرمخفی نہیں اورکیوں کریہ چیزیں حضورسے پوشیدہ ہوسکتی ہیں حالانکہ حضورکی امت سے ساتوں قطب ان کوجانتے ہیں اوران کامرتبہ غوث کے نیچے ہے٬غوث کاکیاکہنا یاپھران کاکیاپوچھناجواگلوں پچھلوں سارے جہاں کے سردار اورہرچیزکے اسباب ہیں اورہرشئے انہی سے ہے.خالص الاعتقاد:۵۳

بریلویوں کاعقیدہ حاضروناضر:

بریلوی حضرات کاعقیدہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہرجگہ حاضروناضریعنی موجوداوردیکھ رہے ہیں

احمدرضالکھتے ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہاں میں ہرمسلمان کے گھرتشریف فرماہے.خالص الاعتقاد:۴۰

احمدرضاسے پوچھاگیاکہ کیااولیاءکرام ایک وقت میں چند جگہ حاضرہونے کی قوت رکھتے ہیں توجواب دیا.”اگروہ چاہیں توایک وقت میں دس ہزارشہروں میں دس ہزارجگہ کی دعوت قبول کرسکتے ہیں.

ان کی مبالغہ آرائی اورباطنی وحلولی عقائدکااندازہ لگائیں ایک بریلوی شاعر کہتاہے.

وہی ہے جومستوی عرش تھاخداہوکر

اترپڑامدینہ میں مصطفی ہوکر

(اللہ کی پناہ ان کے شرکیہ عقائد سے)کل ہم شیعہ کے عقائدپڑھیں گے.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#25

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

شیعہ کاعقیدہ امامت:

اس عقیدے کے مطابق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعدحضرت علی پہلے امام اوروصی(جانشین)تھے'ان کے بعدحضرت حسن'پھرحضرت حسین'پھران کے بیٹے زین العابدین 'پھران کے بیٹے امام باقراورآخری امام محمدبن عسکری شیعہ عقیدے کے مطابق بچپن میں ہی ایک غارمیں چھپ گئے تھے اورشیعہ ان کے نکلنے کے منتظر ہیں.شیعوں کے نزدیک یہ تمام امام اوصاف نبوت بعثت'عصمت اورنزول وحی کے اوصاف کے حامل ہیں.ان کے بارے میں شیعہ کی روایات ملاحظہ کریں جوان کی مستندحدیث کی کتب مثلاًاصول الکافی سے ذکرکی جارہی ہیں.

شیعہ کایہ عقیدہ امامت دراصل ایمان بالرسالت کاایک طرح سے انکار ہے.

امام باقرنے فرمایا.

ہم نبوت کاخزانہ ہیں اورجائے رسالت ہیں ہمارے پاس فرشتوں کی آمدورفت رہتی ہے.تلخیص الشافی:۴-۱۳۱

طبرسی روایت کرتاہے.

بارہ اماموں میں سے ہرامام اللّٰہ کی طرف سے منصوص ومبعوث کردہ ہے.اصول کافی:۱-۴۳۷

شیعہ کاعقیدہ تصرف واختیار

شیعہ کے مطابق یہ بارہ امام انبیاءورسل سے افضل ہیں.خدائی تصرفات واختیارات کے مالک ہیں'مخلوق کے حاجت رواور مشکل کشاہیں اورکوئی چیزان سے مخفی نہیں ہے.شیعہ کایہ عقیدہ توحیدربوبیت اورالوہیت کے منافی ہے.

کلینی سے روایت ہے امام جعفرصادق نے فرمایا.

دنیااورآخرت امام کے قبضہ اختیارمیں ہے جسے چاہے اورجو چاہے عطاکردے.اصول کافی:۱-۴۹

ایک اورروایت ہے امام جعفرصادق نے فرمایا.

جوکچھ آسمانوں اورزمینوں میں ہے مجھے سب اشیاءکاعلم ہے اورجوکچھ جنت اوردوزخ میں ہے مجھے اس کابھی علم ہے اسی طرح مجھے گزشتہ واقعات اورہونے والے واقعات کابھی علم ہے.اصول کافی:۱-۲۶۱

امام محمدبن علی فرماتے ہیں.

ائمہ کواختیارہے کہ وہ جس چیزکوچاہیں حلال کردیں اورجس چیزکوچاہیں حرام کردیں.اصول کافی

شیعہ کاعقیدہ صحابہ کرام پرطعن وتشنیع:

صحابہ کرام پرنعوذباللّٰہ طعن وتشنیع اورتکفیر(ان کوکافرکہنا)وتبرا(لعنت وملامت کرنا)شیعہ عقیدے کالازمی جزوہے.

الکشی روایت کرتاہے امام باقرنے فرمایا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعدتمام لوگ (صحابہ کرام)مرتدہوگئے تھے ماسوائے مقدادبن اسود’ ابو ذرغفاری اورسلمان فارسی کے.رجال الکشی:۱۳

قمی لکھتاہے.

صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفاق پرتھے.تفسیرالصافی:۴-۱

شیعہ کاعقیدہ تحریف قرآن:

اہلسنت کاعقیدہ ہے کہ قرآن مجیدمکمل اورمحفوظ کتاب ہے جس کی حفاظت کاذمہ اللّٰہ تعالٰی نے لیاہے.شیعہ کے نزدیک قرآن تورات وانجیل کی طرح منحرف اورتبدل شدہ ہے.اوراسے نعوذباللہ صحابہ کرام نے بدل دیا.شیعہ کے مطابق اصل اورپوراقرآن ان کابارہواں امام لے کرآئے گا.

شیعہ کایہ عقیدہ ایمان بلکتب کاانکارہے.

شیعہ محدث کلینی روایت کرتاہے امام جعفرنے فرمایا.

وہ قرآن جوحضرت جبرائیل حضرت محمد پرلے کرنازل ہوئے اس کی سترہ ہزار آیات تھیں.اصول الکافی

موجودہ قرآن کی آیات تقریباًچھ ہزارہیں اس طرح شیعوں کے نزدیک دوتہائی قرآن ضائع ہوچکاہے.

کلینی روایت کرتاہے

کہ ایک آدمی نے امام جعفرصادق کی موجودگی میں کچھ ایسی آیات تلاوت کیں جوموجودہ قرآن میں نہ تھیں توآپ فرمانے لگے جس طرح عام لوگ قرآن پڑھتے ہیں تم بھی اسی طرح پڑھاکروتاوقتیکہ قائم(بارہواں امام)ظاہرہوجائیں جب ان کاظہورہوگاتووہ علی کالکھاہواقرآن نکالیں گے.اصول کافی کتاب الحجہ:۱-۲۲۸

ملاباقرمجلسی لکھتاہے.

منافقوں نے علی سے خلافت چھین کرقرآن کریم کوبھی ٹکڑے ٹکڑے کردیا’عثمان نے قرآن کریم سے تین چیزیں نکال دیں امیرالمومنین علی کے فضائل ومناقب دیگراہل بیت کے فضائل اورخلفائے ثلاثہ کی مذمت.تذکرۃ الائمہ:۱۰

شیعہ نے درحقیت تحریف قرآن کاعقیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت وولائت کی وجہ سے اپنایاہے کہ اگروہ قرآن کوصحیح تسلیم کرلیتے تواس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اوران کے بارہ اماموں کاسرے سے تذکرہ بھی نہیں ملتا.

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

تمام شیعوں کے نزدیک قرآن مجید ایک تبدیل شدہ کتاب ہے’ان کے نزدیک اس میں کمی وبیشی کردی گئی ہے اوربہت سی آیات کوتبدیل کردیاگیاہے پھرفرماتے ہیں’یہ عقیدہ واضح کفرہے اوررسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پرمبنی ہے.الفصل فی الملل والنحل:۷۴

کل ہم تقلیدجامدکے بارے میں پڑھیں گے.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#26

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ٬امابعد

٬تقلیدجامد٬

.توحیدالوہیت کابنیادی تقاضہ یہ ہے کہ مجردومستقل اورلازم وجامد اطاعت کاحق صرف اللّٰہ تعالٰی کودیاجائے.

.ارشادباری تعالٰی ہے

والھکم الہ واحدفلہ اسلمو.الحج:٣٤

.اورتمہاراالہ ایک ہی الہ ہے پس تم صرف اس کی اطاعت کرو

.نیزارشادفرمایا

.من یطع الرسول فقداطاع اللہ

.جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

اللّٰہ تعالٰی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کوبھی فرض قرار دیاہے٬ اوراسے اپنی اطاعت قراردیاہےاور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللّٰہ تعالٰی نے معصوم عن الخطاءٹھرایاہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرمشروط اطاعت فرض کی گئی ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی بھی عظیم سے عظیم شخصیت حتی کہ ائمۃ المسلمین معصوم عن الخطانہیں اس لیے ان کی غیرمشروط اطاعت وتقلید جائزنہیں.

چونکہ مطلق اطاعت کاحق صرف اللّٰہ تعالٰی اوراس کے رسول کاہے اس لئے اللّٰہ تعالٰی اوراس کے علاوہ کسی اور شخص کی معین مجردومستقل اورلازم وجامداطاعت قراردینااللّٰہ تعالٰی کی الوہیت وحاکمیت اوراطاعت میں شرک ہے.

ارشادباری تعالٰی ہے

اتخذواحبارھم ورھبانھم اربابامن دون اللّٰہ.التوبہ:٣١

.انہوں نے علماءاوردرویشوں کواللّٰہ کے سوارب بنالیا

قرآن مجیدکی اس آیت کے نزول پرحضرت عدی بن حاتم نے جوعیسائی سے مسلمان ہوئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلمسے پوچھاکہ اس آیت میں ہمارے متعلق علماءورھبان کورب بنانے کاذکرکیاگیاہے حالانکہ ہم نے انہیں کبھی رب قرار نہیں دیا.نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.کیاتم ان کے حلال وحرام کرنے میں اطاعت کرتے تھے انھوں نے کہاجی ہاں.آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایایہی توان کی عبادت کرناہے.ترمذی

.امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

جوشخص بھی رسول کے سواکسی اورکی اطاعت کواس کے ہرحکم اورنہی میں واجب قراردے اگرچہ اس کاحکم یانہی اللّٰہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہوتواس نے اسے شریک بنالیااس نے وہی کام کیاجونصاریٰ نے عیسٰی ابن مریم کے ساتھ کیاتھا.مجموع الفتاویٰ:٢٦٧-١٠

عبداللّٰہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے مسئلہ پوچھاآپ نے حدیث رسول کی روشنی میں اس کاجواب دیاتو اس شخص نے کہاکہ ابوبکراورعمرتویوں کہتے ہیں.یہ سن کر عبداللّٰہ بن عباس نے فرمایا.کچھ بعید نہیں کہ تم پرآسمان سے پتھربرسیں میں کہتاہوں کہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایااورتم کہتے ہوکہ فلاں اورفلاں نے یوں کہا.مسند احمد:١-٣٣٧

لیکن آج یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کے عام لوگ اورعلماءاپنے آپ کوحنفی یامالکی وغیرہ کہتے ہیں.ان کاعقیدہ یہ ہوتاہے کہ ہم صرف اپنے امام کی ہی تمام رائے اوراقوال مانیں گے اوراگرکوئی صحیح حدیث ہمارے امام کے قول کےخلاف ہوتوہماری کم

علمی کی وجہ سے ہم پرلازم ہے کہ ہم اسے نہیں مانیں گے.اوراپنے امام کے علم پراعتمادکریں گے.تویہ واضح طورپرکفراورحدیث کوجھٹلاناہے اوراللہ کی توحیداطاعت جوکہ توحیدالوہیت میں سے شرک ہے.

اس رویہ کی مثال یہ ہے کہ شیخ الہندمحمود الحسن(دیوبندی) خیارمجلس(البیعان بالخیارمالم یتفرقا)کے مسئلے میں لکھتے ہیں.

حق اورانصاف یہ ہے کہ اس مسئلہ میں امام شافعی کوترجیح حاصل ہے مگرہم ابوحنیفہ کے مقلد(متبع)ہیں ہم پران کی تقلید(اطاعت)واجب ہے.تقریرترمزی:۳۹

امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

چھٹا اصول اس شبہ کا انکار کرنا ہے جو شیطان قرآن و سنت کو ترک کرنے اور ان کے متضادرائے اور خواہشات کی پیروی کرنے کے لئے پیدا کرتا ہے - اور وہ شبہ یہ ہے کہ قرآن وسنت کو صرف ایک مجتہد ہی سمجھ سکتا ہے اور پھر ان کے مطابق مجتہد میں بہت سے خصوصیات ہونی چاہیے جو کہ شاید ابو بکر اور عمر رضي اللہ عنھم اکٹھے دونوں میں بھی نہ پائی جاتی ہوں اور اگر کسی شخص میں یہ خصوصیات موجود نہیں ہیں تو اسے پر بغیر کسی شک و شبہ کے یہ بات "فرض عین" ہو چکی ہے کہ اس کو قرآن وسنت کو بالکل ہاتھ نہیں لگانا چاہیے -اور اگر کوئی شخص قرآ ن وسنت سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے "زندیق " اور " بیوقوف " کہا جاتا ہے اس وجہ سے کہ ان کے خیال میں قرآن و سنت کو سمجھنا بہت مشکل کام ہے - حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے! اللہ تعالی نے اس باطل شبہ کا رد بہت ہی واضح اور بہترین طور پر مختلف طریقوں سے شریعت ، قدر ، تخلیق اور احکام کے ذریعہ اس انداز میں کیا کہ یہ ایک ضروری حکم اور عام علم بن گیا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے.اصول الستہ

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

اہلسنت کے ہاں ماسوائے رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص معصوم نہیں ہے.چنانچہ ان کے ہاں ائمہ معصوم نہیں ہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواہرکسی کی بات لی بھی جاسکتی ہےاورردبھیکی جاسکتی ہے.وہ اماموں کی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تابع رکھتے ہیں نہ کہ اس پرمقدم سمجھتے ہیں.اہل حق اوراہلسنت کاپیشوا (امام)رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواکوئی شخص نہیں ہے.لہذاایک اللّٰہ کے رسول ہی ہیں کہ جوکچھ انہوں نے بتایااس کی تصدیق اورجوحکم فرمایاہے اس کی اطاعت وتعمیل فرض ہے.یہ مقام آپ کے علاوہ کسی امام کوحاصل نہیں ہے.مجموع الفتاویٰ:۳-۳٤٦

کل ہم جمہوریت کے متعلق پڑھیں گے.

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#27

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

توحیدالوہیت کی دوسری شاخ توحیدالحکم والطاعۃ کوہم پڑھ چکے ہیں جس کے مطابق صرف اللہ تعالیٰ قوانین سازی کاحق رکھتاہے اورصرف اس کانظام قابل اطاعت ہے.اوراس کے مخالف انسان کاقانون سازی کرنااوراس کے بنائے نظام قوانین کی اطاعت کرنااللہ تعالی کی الوہیت واطاعت وحاکمیت میں شرک اکبر ہے.جس کاارتکاب نظام جمہوریت نے کیاہے.

جمہوریت عصر حاضرکاعظیم ترین شرک ہے.یہ مخلوق کی الوہیت و حاکمیت کی بنیادرکھتی ہے اورفیصلہ قانون سازی اورتشریع کی خاصیت اللّٰہ تعالیٰ کی بجائے مخلوق کے سپردکرتی ہے اورمخلوق کی خواہش اورفیصلے کواللّٰہ کے حکم اورفیصلے پر فوقیت دیتی ہے.

جمہوری نظام کی تعریف یوں ہے...

A system of government based on the principle of majority decision making.Democrate:P.19

".ایک ایسا نظام حکومت جواکثریت کی بنیادپرفیصلہ سازی کے اصولوں پرقائم ہو"

جمہوریت کاپہلااصول:

پہلے اصول کے مطابق حاکم کے چناؤاورانتخاب کااختیارتمام شہریوں کوہےچاہے وہ بدعقیدہ ونظریہ ملحد٬مشرک٬بے دین اورفاسق وفاجرہوں اورچاہے وہ بے عقل وشعور٬ناخواندہ اور جاہل ہوں.

جمہوریت کے اس غیرشرعی اصول کے تحت بے دین٬فاسق وفاجر٬مشرک اورغیراہل حکمران کاانتخاب ممکن ہے جبکہ اسلام یہ اختیار صرف اہل علم وعمل٬اہل تقویٰ٬عاقل٬صاحب فراصت اورصاحب فضیلت ومرتبہ لوگوں کودیتاہے.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ان اکرمکم عنداللہ اتقکم.الحجرات:۱۳

بیشک تم میں سے اللہ کے نزدیک صاحب فضیلت وہ لوگ ہیں جوتقویٰ والے ہیں.

نیزاللہ کافرمان ہے.

افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون.القلم:٣٦

کیامسلمان اورمجرم برابرہوسکتے ہیں؟تمہیں کیاہوگیاہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو.

دوسرااصول

دوسرے اصول کے مطابق حکمران کاچناؤاورانتخاب غیرتمیز یافتہ عوام کی اکثریت کی رائے اورووٹنگ کی تعدادپرہوتاہے. یعنی اس جمہوری اصول کے تحت ووٹ کی اکثریت قطعی فیصلہ ہوتاہے.چاہے وہ اکثریت بے دین فاسق وفاجراورجاہل ہونے کی وجہ سے ان کی رائے باطل ہی کیوں نہ ہو.

جمہوریت کے اس غیرشرعی اصول کے تحت اہل حق کے قلیل تعدادمیں ہونے اورباطل کی اکثریت ہونے کی وجہ سے ہمیشہ اہل دین اورحق طبقہ پرباطل٬مشرک٬فاسق وفاجراوراہل ہواؤ ہوس کاغلبہ رہتاہے.اورحق اورسچ کی آوازہمیشہ کیلئے دب جاتی ہے.کیونکہ اللہ تعالٰی کافرمان ہے.

اکثرھم لایعقلون.المائدہ:۱۰۳

اکثرلوگ ان میں سے عقل نہیں رکھتے.

اس لئے اللہ تعالٰی نے اکثریت کی پیروی کرنے سے منع فرمایاہے

ارشادباری تعالٰی ہے.

وان تطع اکثرمن فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ.الانعام:۱۱٦

اوراگرآپ اہل زمین کی اکثریت کی اطاعت کریں تووہ آپ کواللہ کی راہ سے بہکادیں گے.

تیسرااصول:

تیسرااصول جوجمہوریت کابنیادی اصول ہے اورجوسب سے بڑھ کرکفریہ اورشرکیہ ہے.اللہ کی توحید کے مخالف اورکلمہ لااله الااللہ کی عمارت کوڈھانے والاہے.اس اصول کے تحت عوام کی جانب سے منتخب کردہ ارکان پارلیمان ہرمعاملہ میں اپنی آزادانہ رائے دہی کے ذریعے قانون سازی کرتے ہیں اوروہ رائے ملکی قانون کادرجہ پاتی ہے.جواکثریتی ارکان کی توثیق سے پاس ہواوراس پارلیمان میں ہراس قانون پررائے زنی کرائی جاتی ہے چاہے وہ قانون اسلام اورقرآن کے بنیادی اوراٹل قوانین ہوں کہ جن میں قانون سازی٬اجتہادوقیاس اوررائے زنی ممکن نہیں بلکہ شدیدکفرہے اوراللہ کے مقابل طاغوت بننے کے مترادف ہے.کیونکہ قانون سازی صرف اس کاحق ہے. اسلامی جمہوریت کے نام پرمسلم خطوں میں قائم شدہ جمہوریتیں عملاًاسی مغربی جمہوریت کے اصولوں پرچل رہی ہیں جو ملحد یورپی مفکرین کے پیداوارہیں اوران اصول وقوانین کے تحت مسلم

خطوں میں اللّٰہ کے اٹل حکم وقوانین کی اطاعت کی بجائے احکام وقوانین پربحث ومباحثے اوررائے زنی کیلئے قانون سازاداروں"اسمبلی اورپارلیمان"کاقیام عمل میں لایاگیاہے اوران قانون سازاداروں کے ارکان کی اکثریتی رائے پرہی قوانین کاقیام عمل میں لایاجاتاہے .

جمہوریت وشورائیت میں فرق:

بعض سادہ لوح کہتے ہیں کہ نئے پیش آنے والےاحکام وتعـزیرات کے متعلق اجتہادوقیاس اورمشورہ کے لیے جمہوریت میں قانون سازادارہ پارلیمنٹ تشکیل دیاگیاہے جوکہ جائزہے.لیکن عملی صورتحال یہ ہے کہ یہ قانون سازادارے انسان کے مال وجان اورعزت کی حدودکے متعلق قوانین مثلاً سود'قصاص' زناوغیرہ تمام معاملات میں اللّٰہ کے واضح حکم کے برعکس اپنی آزادرائے اوراکثریت سے قانون پاس کرتے ہیں اورانگریزوں کے بنائے ہوئے قوانین کودستوروآئین کاحصہ بناچکے ہیں.

پارلیمنٹ کے اس واضح کفرکے باوجود بعض کم عقل اسے اسلام کے نظام شورائیت سے موازنہ کرتے ہیں.جبکہ اسلام کانظام شوریٰ مسلمانوں کے معاملات چلانے میں مطلق العنان اورمختارکل نہیں ہے بلکہ لازماً اس دین کی حدودسے محدود ہے جواللّٰہ تعالٰی نے خوداپنی قانون سازی سے

مقررفرمایاہے اورقرآن کے اس اصل الاصول کاپابندہے.

وماا‌ختلفتم فیه من شئی فحکمه الاالله.

اورجس چیزمیں بھی تم نے اختلاف کیاتواس کافیصلہ اللّٰہ کے حکم سے ہے.

اس قاعدہ کلیہ کے لحاظ سے مسلمان شرعی معاملات میں اس امرپرتومشورہ کرسکتے ہیں کہ کسی نص کاصحیح مفہوم کیا ہے اوراس پرعملدرآمدکس طریقے سے کیاجائے؟تاکہ اس کا منشاٹھیک طرح سے پوراہو.اوراس کے مجاز بھی صرف متقی اہل حل وعقدہوسکتے ہیں لیکن اس غرض سے کوئی مشورہ نہیں ہوسکتاکہ جس معاملہ کافیصلہ اللّٰہ اوراس کے رسول نے کردیاہو.اس میں وہ خودکوئی اپنی آزادانہ رائے یااپنے کسی وضعی اصول سے ترمیم کرے جیساکہ جمہوریت میں ہے'اس سے ثابت ہواکہ اسلامی نظام شوریٰ کاپارلیمنٹ یاجمہوریت سے موازنہ درست نہیں.جمہوری پارلیمانی نظام میں قوانین سازی قرآن کی بجائے ملکی دساتیراورجمہوری اصول وقوانین کے مطابق ہوتی ہے.

جمہوریت میں حاکمیت الٰہیہ کادھوکا:

یہاں پرہم اس شبہ کابھی ردکردیں کہ مسلم خطوں میں قائم شدہ جمہوری نظاموں اورآئین ودستور میں زبانی حدتک"اللّٰہ کی حاکمیت"پرمبنی شق داخل کردینے سے بھی یہ آئین وستور اسلامی ثابت نہیں ہوتے کیونکہ قانون سازاداروں میں عملاً اس شق کی کوئی حیثیت نہیں اوراصل وعملی حیثیت تواللّٰہ کی حاکمیت سے مخالف ان جمہوری شقوں کی ہے جوارکان پارلیمان کوآزادانہ رائے زنی اوراکثریت پرقانون سازی کی اجازت دیتی ہیں.ان شقوں کے مطابق جوکہ ہرجمہوری دستور کاحصہ ہے.

1-قومی اسمبلی کاہرممبراس معاملہ میں آزادہوگاکہ وہ اپنی رائے افکار یانظریہ'اسمبلی میں پیش کرے اورکسی بھی حالت میں اس کامواخذہ نہ کیاجائے گا.

2-دستورمیں ترامیم کرانے اورنئے قوانین صادرکرانے کاحق نمائندگان پارلیمان کی غالب اکثریت کوہوگا.

اس سے ثابت ہوگیاکہ یہ قوانین ودساتیرواضح طورپرغیر اسلامی ہیں اوران کازبانی طورپردستورمیں یہ بات شامل کرناکہ اللّٰہ کی حاکمیت کومانا‌جائے گااورقرآن وسنت کی حدودمیں رہ کرقانون سازی کی جائے گی اورکوئی ایساقانون وضع نہیں کیاجائے گاجواسلامی احکام کے مخالف ہو.یہ بات بھی ان کے جمہوری نظام ودستورکواسلامی ثابت نہیں کرتی کیونکہ ان کی حیثیت معتبرقانون کی بجائے محض سفارشات کی ہے.اوردوسری طرف یہی دستورعوامی نمائندوں کی رائے اوراکثریت کی بنیادپرقانون سازی کے عمل کوجائزٹھراتاہے اوران کاطرزعمل بھی کئی دہائیوں سےاسی اصول پرہے اوریہ اللّٰہ کے احکام کے صریحاً مخالف انگریزی قوانین اس مغربی اصول پرعمل کرتے ہوئے ان اسمبلیوں اورپارلمینٹ میں اکثریت کی بنیادپرپاس کررہے ہیں اوراسلامی قوانین سے کھلم کھلا نفرت کااظہارکرتے ہیں اورقتل'زنااورچوری کی اسلامی سزاؤں کووحشیانہ قراردیتے ہیں.اورانہیں جدیداکیسویں صدی سے نامناسب قراردے کران میں اصلاحات جائز قراردیتے ہیں.

درحقیقت اس نظام کوماننے والے اوراس پرچلنے والے اللّٰہ کی حاکمیت کاقلادہ اپنے گلوں سے اتارچکے ہیں.اللّٰہ کی حاکمیت پران کاایمان اورمسلمان توبہ تب ثابت ہوں گے جب یہ جمہوری اصولوں کاانکارکرکے بغیرکسی ردوقدح'چوں چراں' رائے زنی'عقل پرستی'مصلحت ومفاداورتاویل کے قرآن کے ہرحکم کواپناآئین وقانون اوردستورمانیں اوراس کولوگوں پرنافذکریں.اللّٰہ کے کسی حکم کی حکمت پرشک کرنا اوراس پررائے زنی کرناکفراکبرمیں سے ہے.اورآج کی جمہوریت کے اصولوں کے مطابق رائے زنی عوام اورعوامی نمائندگان کاقابل احترام حق اوراختیارسمجھاجاتاہے اوراس کومکمل تحفظ فراہم کیاجاتاہے'چاہے وہ دین کی نظرمیں کس قدرشدیدجرم ہی کیوں نہ ہو.اس کی واضح مثال یہ جمہوری نظام کئی ممالک میں سود'زنااورہم جنس پرستی جیسے لعین عمل کو بھی جوازفراہم کرچکاہے.آج کے معاشرے میں ظلم وفساداور بدامنی کی اصل وجہ یہی جمہوری نظام ہے.

یہ بھی جان لیں کہ اگراس نظام رائے زنی کے تحت کوئی ایک آدھ اسلامی قانون پاس ہوابھی ہے یاآئندہ پاس ہونے میں آتاہے توبھی یہ نظام اسلامی یااللّٰہ کی حاکمیت کے دائرے میں داخل نہیں ہوتاکیونکہ یہ قانون اس لئے نہیں ماناگیاکہ یہ اللّٰہ نے ہمارے لئے پسندکیااورہم اسے بے چوں چراں قبول کریں.بلکہ اس لئے ماناگیاکہ اکثریت نے اسے قبول کیا.یعنی اس میں اللّٰہ کی حاکمیت کی بجائے لوگوں کی رائے کوہی حاکم بنایاگیاہے یعنی جمہوریت کسی بھی معاملہ میں لوگوں کی رائےاور خواہش کاانکارنہیں کرتی اورعملاًلوگوں کی رائے کوہی ہر معاملہ میں مقدم رکھتی ہے.

اس لیے جمہوری نظام سے تعامل کرنااس کے قوانین کے نیچے زندگی بسرکرنا'ان کی اطاعت کرنا'ان کوووٹ دینا'ان کی عدالتوں سے فیصلہ کرواناسب شرک ہے.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین.

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#28

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ہم نے توحید سے منافی شرک اورشرک کرنے والے گروہوں کوپڑا.اب ہم توحیداوراللہ کے مقابل طاغوت اورطاغوت گروہوں کومختصرپڑھیں گے.

طاغوت کے لغوی معنی:

طاغوت کامصدر"طغی"ہے.اس کے لغوی معنی ہیں"حدوں کوتوڑنے والا".مفردات القرآن

طاغوت کاشرعی مفہوم:

اللّٰہ کی ذات'صفات اورافعال میں اوربندوں کے اس کے لیے خاص افعال بندگی میں تصرف وشرکت کرنے والایااس کادعویٰ کرنے والا طاغوت کہلاتا ہے.

اللّٰہ تعالٰی کے خصائص ربوبیت'الوہیت اورصفات کاکسی اورکوبھی اہل جاننا شرک ہے جبکہ اللّٰہ تعالٰی کے لیے مخصوص صفات میں سے کسی کواپنے لیے جائزٹھرانے والاطاغوت ہے.چنانچہ کسی شخص کااپنے لیے اللّٰہ کی بعض خصوصیات کادعویٰ کرناخودجھوٹاالٰہ بننے کے مترادف ہے.شریعت میں ایسے شخص کوطاغوت(باطل دعوے دارخدائی)کہاجاتاہے.

طاغوت کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اللّٰہ کی صفات کایاخوداِلٰہ ہونے کادعویٰ کرے بلکہ اگرکوئی دعویٰ کیے بغیرمحض اللّٰہ کے لیے خاص افعال میں تصرف کرے وہ بھی طاغوت کہلاتاہے.

طاغوت کے دلائل قرآن وحدیث سے:

ارشادباریٰ تعالٰی ہے.

اتخذواھبارھم ورھبانھم اربابامن دون اللہ.التوبہ:۳۱

انہوں نے اپنے علماءاوررھبان کواللہ کے علاوہ رب بنالیا.

یہودونصاریٰ کے علماءاپنے لوگوں کے لیے حکم الٰہی سے مخالف شریعت وقانون بناتے تھے.جبکہ شریعت وقانون بناناصرف اللہ کاخاص حق ربوبیت ہے.اس لیے اللہ تعالٰی نے انہیں"ارباب من دون اللہ"کے علاوہ طاغوت بھی قراردیاہے.

چنانچہ فرمایا.

الم ترالی الذین یزعمون انھم امنوبماانزل الیک وماانزل من قبلک یریدون ان یتحاکموالی الطاغوت.النساء:۶۰

کیاآپ نے ان لوگوں کونہیں دیکھاجودعویٰ کرتے ہیں کہ بے شک وہ اس پرایمان لائے ہیں جوآپ کی طرف نازل کیاگیاہے اوراس پربھی جوآپ سے پہلے نازل کیاگیاہے وہ چاہتے ہیں کہ اپنے فیصلے طاغوت سے کرائیں.

اس آیت کے شان نزول میں یہ واقعہ مذکورہے کہ ایک مسلمان اوریہودی کاجھگڑاہوگیاتویہودی نے کہاکہ اس کے حل کے لئے محمدصلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلتے ہیں جبکہ مسلمان نے کہاکہ نہیں کعب بن اشرف کے پاس چلتے ہیں.تفسیرابن کثیر

اس آیت سے یہ ثابت ہوتاہے کہ جواللہ کے خاص حق فیصلہ وقانون سازی میں تصرف کرے وہ طاغوت ہے.

وقال جابرکانت الطواغیت التی یتحاکمون الیھافی جھینۃ واحد'وفی اسلم واحد'وفی کل واحد'کھان ینزل علیھم الشیطان.صحیح بخاری'کتاب التفسیر:۴۳

سیدناجابربن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.

طاغوت وہ ہوتے ہیں جن کی طرف لوگ فیصلے لے کرجاتے ہیں.جہینہ قبیلے میں ایک طاغوت تھا'اسلم قبیلے میں ایک طاغوت تھااوراسی طرح ہرقبیلے میں ایک طاغوت ہوتاتھا.یہ طاغوت کاہن ہوتے ہیں جن پرشیاطین اترتے ہیں.

امام محمدبن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

طاغوت ایک عام لفظ ہے'ہروہ چیزیاذات جس کی اللہ تعالٰی کے علاوہ عبادت کی جاتی ہواوروہ اس عبادت پرراضی بھی ہوخواہ وہ معبودہویامتبوع اورمطاع ہووہ طاغوت کے زمرے میں آتاہے.مجموعۃ التوحید:۹

جن چیزوں کی لوگ پوجاکرتے ہیں ان کی دوقسمیں ہیں.

بے جان:مثلاًبت'قبریں'پتھر'درخت'سورج اورچاندوغیرہ

جاندار:عاقل مثلاً انسان'جنات'فرشتے اورعاقل جانور'پرندے اورحشرات وغیرہ

وہ عاقل جاندارجواپنی بندگی واطاعت کروانے پرراضی ہیں.جیسے انسان اورشیطان وغیرہ یہ سب طاغوت کے زمرے میں ہیں.

وہ عاقل جاندارجواپنی بندگی کراونے پرراضی نہیں ہیں کہ ان کواللہ کاشریک بنایاجائے جیسے عیسائی عیسٰی علیہ السلام کوالٰہ کادرجہ دیتے ہیں'کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کواپنی مشکلات کے حل کے لئے پکارتے ہیں اورکچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مددکی فریادکرتے ہیں.یہ اپنی یااللہ کے علاوہ ہرکسی کی بندگی سے برأت کرنے والے ہیں اوریہ اللہ کی بجائے اپنی عبادت پرراضی نہیں اس لئے انہیں طاغوت کہناجائزنہیں.ایسی صورت میں شیطان ہی طاغوت ہے جس نے مشرکوں کواس کام پرلگایاہے.

طواغیت کی اقسام

توحیدباری تعالٰی کوتین اقسام توحیدربوبیت'الوہیت اوراسماءوصفات میں تقسیم کیاگیاہے.اس لیے طاغوت بھی ان ہی تین اقسام توحیدمیں تصرف وشرکت کادعویٰ کرنے والے ہیں.

۱-اللہ کی ذات اورخصائص ربوبیت پرراضی ہونے والے طاغوت:

ارشادباری تعالٰی ہے.

فقال اناربکم الاعلی.النازعات:۲۴

اس نے کہامیں تمہاراسب سے بڑارب ہوں.

نیزارشادفرمایا.

وجعلوله من عباده جزءا.الزخرف:۱۵

اورانہوں نے اللّٰہ کے بعض بندوں کواس کاجزٹھرادیا.

آج دنیاکے بہت سے ممالک میں جانداراوربے جان اشیاءکومعبودکے طورپرپوجاجاتاہے.براعظم ایشیاکے اکثرممالک چین٬جاپان٬اورہندوستان وغیرہ میں انسان وحیوانات مذہبی پنڈت وپروہت٬گائے٬سانپ٬ بتوں٬پتھروں٬تصویروں اورمظاہرقدرت کی پوجاہوتی ہے.یورپ میں عیسائی اپنے پوپ وپادری ان کے مجسموں٬تصویروں اورصلیبوں کوپوجتے ہیں. یہ سب طاغوت کے حکم میں ہیں.اس طرح مسلم ممالک میں متکلمین صوفیاءکے فرقے اتحادیہ وجودیہ پائے جاتے ہیں جن کاعقیدہ یہ ہے کہ وہ تصوف کی منازل طریقت طے کرکے فنافی اللّٰہ یعنی اللّٰہ میں ضم ہوجاتے ہیں یہ اللّٰہ کی ذات میں تصرف کے دعوے دارطاغوت ہیں جیساکہ منصورحلاج نے الٰہ ہونے کادعویٰ کیا.

ارشادباری تعالٰی ہے.

قال انااحی وامیت.البقرہ:۲۵۸

اس نے کہاکہ میں بھی زندہ کرتااورمارتاہوں.

نمرود کی طرح مسلم ممالک میں ولائت کے دعوے دار جھوٹے اولیاءالشیطان پیر٬فقیر٬کاہن٬جادوگراورنجومیوں کی بہتات ہے جوربوبیت کی خصوصیت اورمافوق الفطرت قدرت واختیارکے مختلف دعوے کرتے ہیں ایسے لوگ بھی طاغوت کی صف میں شامل ہیں.

ارشاد باری تعالٰی ہے.

ان الحکم الااللہ.یوسف:۴۰

بے شک حکم(قانون سازی)صرف اللّٰہ کاحق ہے.

آج کل جمہوری نظام اوراس کے تحت قائم ہونے والے پارلیمانی ادارے جواکثریت کی بنیادپرقانون سازی کرتے ہیں.اکثریت پرستی کوحکم اورمعبودبنانے والایہ نظام بھی طاغوت ہے.جواللّٰہ کی ربوبیت کی خاصیت حَکَمْ پرتصرف کرتاہے.

۲-اللّٰہ کی صفات الوہیت پرراضی ہونے والے طاغوت:

۱-توحیدالوہیت٬الدعاءوالعبادہ میں تصرف کے دعوے دارطاغوت:

ارشادباری تعالٰی ہے.

ومن الناس من یتخذومن دون اللہ اندادیحبونھم کحب اللہ.البقرہ:۱۶۵

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جوغیراللّٰہ کواللّٰہ کاشریک ٹھراکران سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللّٰہ سے ہونی چاہیے.

مسلم ممالک میں اولیاءالشیطان نام نہادپیرجولوگوں کی حاجات ومشکلات دورکرنے٬دعاواستغاثہ کرنے٬تعظیمی رکوع وسجوداورقدم بوسی کوخود کے لئے روارکھتے ہیں.اورلوگ ان جعلی پیروں اوردوسرے اندادقوم٬قبیلہ٬جماعت اوروطن سے اس طرح محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللّٰہ سے کرنی چاہیے.ان کے ہرطرح کے حکم کی اطاعت اورہرقسم کی قربانی کے لئے تیاررہتے ہیں.یہ توحید الوہیت وعبادت میں تصرف کرنے والے طاغوت ہیں.

۲-ارشادباری تعالٰی ہے.

اتبعوماانزل الیکم من ربکم ولاتتبعومن دونه اولیاء.الاعراف:۳

تم اس کی اطاعت کروجوتمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اورتم اس کے علاوہ اوروں کی اطاعت نہ کرو.

جولوگ اسلامی شریعت کے مخالف قانون وآئین وضع کرکے لوگوں کواس کے مطابق فیصلے اوراس کی پیروی پرمجبورکرتے ہیں.یہ توحیدالوہیت'الحکم والطاعۃ میں تصرف کرنے والے طاغوت ہیں.

ارشادباری تعالٰی ہے.

ألم أعهداليكم يابنی آدم أن لاتعبدواالشيطان انه لكم عدومبين.يس:۶۰

اے اولادآدم!کیامیں نے تم سے عہدنہیں لیاتھاکہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا'وہ توتمہاراکھلادشمن ہے.

شیطان کی یہ عبادت اس کومعبودبنانے یعنی اس کے مزین کردہ کفروشرک اورعصیان میں اس کی اطاعت اورفرمانبرداری کرنے میں ہے.

نیزارشادباری تعالٰی ہے.

أفرأيت من اتخذ الهه هويه وأضله اللہ علی علم.الجاثیہ:۲۳

کیاآپ نے اسے بھی دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کواپنامعبود بنارکھا ہے اوراللّٰہ تعالٰی نے اسے علم کے باوجود گمراہ کردیاہے.

نفسانی خواہشات کی پیروی میں گناہ کرنے والاگناہ گار مسلمان ہے لیکن جوسیکولرنظریہ آزادی کی اتباع میں خودکوکسی ضابطہ کاپابندنہیں سمجھتاوہ درحقیقت خواہش نفس کومعبوداورمطاع ٹھہرارہاہے ایساشخص بھی طاغوت کے درجے تک پہنچ جاتاہے.

توحیداسماءوصفات پرراضی ہونے والے طاغوت:

ارشادباری تعالٰی ہے.

وذروالذين يلحدون فی اسمائه.الاعراف:۱۸۰

ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھوجواس کے ناموں سے کج روی کرتے ہیں.

العلیم:عالم الغیب ہونا'الخبیر: ہرچیزکوجاننا' السمیع:ہرآواز اورپکارکوسننا'البصیر:ہرچیزپرنظرہونا'یہ اللّٰہ تعالٰی کے لیے خاص صفات ہیں جوپیر'کاہن اورنجومی عالم الغیب ہونے اوردیگرصفات کادعوٰی کریں وہ اللّٰہ کے مقابل طاغوت ہیں.

واخردعواان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#29

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ہم نے عقیدے میں اصول ایمان'ایمان کے ارکان'اس کی شروط'توحیدکےرکن اس کانواقض'پھرایمان باللہ توحیداوراس میں شرک کرنے والے گروہوں کاتفصلاپڑھا.اس کے بعد طاغوت کوپڑھا.اب ہمارے عقیدے میں دوموضوع باقی رہ گئے ہیں.ایمان کے نواقض'اورایمان کے متعلق بدعات.آج سے ہم ایمان کے نواقض کوشروع کریں گے.ایمان کے نواقض سے مراد ہے کہ وہ کفریہ عقائدواعمال جن سے آدمی ایمان سے خارج اورکافرومرتدہوجاتاہے.اورشریعت میں اس پرقتل کی حدواجب ہوجاتی ہے.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

من م بدل دینه فاقتلوه.ابوداؤد:۴۳۵۱

جواپنادین(اسلام)تبدیل کرے تواسے قتل کردو.

مرتدصرف اس شخص کونہیں کہاجائے جواسلام قبول کرنے کے بعد اسے چھوڑکرکوئی اورمزہب اختیارکرلے.بلکہ وہ شخص بھی مرتدکہلاتاہے جواسلام کومانتے ہوئے کسی کفریہ عقیدے'قول یااعمال کاارتکاب کرے.

اس کی پہلی دلیل تویہ ہوجوہم اصول ایمان میں پڑھ آئے ہیں کہ ایمان جس طرح اعتقاد'قول اورعمل کانام ہے اس طرح اس طرح اس کے منافی کفریہ اعتقاد 'قول اوراعمال سے ختم ہوجائے گا.اوراسی پرصحابہ کرام کاعمل دلالت کرتاہے.کہ حضرت ابوبکراورحضرت علی رضی نے ایسی مرتداقوام سے قتال کیاجنہوں نے اسلام کاانکارنہیں کیا بلکہ انھوں نے باقی تمام اسلام کومانتے ہوئے کوئی ایک کفریہ اعتقادیاعمل اپنایا.جیسے حضرت ابوبکررضی اللہ عنہ کامانعین زکوۃ سے قتال اورحضرت علی رضی اللہ عنہ کاان لوگوں کوقتل کرناجنہوں نے لاالہ الااللہ پڑھتے ہوئے ان کے متعلق شرکیہ عقیدہ اپنایا.بخاری ومسلم کی روایت ہے.

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

سیدناعلی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ زندیق(مرتد)لائے گئے پس آپ نے انھیں جلانے کاحکم دیا.صحیح بخاری:۶۹۲۲

مرتدکی تعریف:

مرتدوہ ہے جواسلام قبول کرنے کے بعداسلام سے پھرجائے یاوہ اسلام کے بعدکسی ایسے اعتقاد'قول یافعل کارتکاب کرلے جو کفراکبرشمارہو.ایساشخص مرتدکہلاتاہے.

کفرکی دواقسام ہیں.

کفراکبر:کفراکبرایساکفرہے جس کے ارتکاب سے آدمی مرتد ہوجاتاہے.مثلاًشرک اکبروغیره.۱

کفراصغر:کفراصغروہ کفرہے جوکفراکبرسے کمترہے اس سے آدمی مرتداوردائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا.۲

مرتدکی دواقسام ہیں.

مجردمرتد.۱:

مجردمرتدوہ ہے جواسلام سے پھرکریاکفراکبر کا ارتکاب کرکے اسلام کے خلاف کسی قسم کاکوئی اقدام نہ اٹھائے.مجردمرتد کوپکڑے جانے کے بعددوبارہ اسلام قبول کرنے کی تلقین کی جائے گی.

مغلظ مرتد:

مغلظ مرتدوہ مرتدہے جواسلام سے پھرکریاکفراکبر کاارتکاب کرکے اسلام کے خلاف کسی قسم کااقدام اٹھائے.مغلظ مرتدکو پکڑے جانے کے بعد دوبارہ اسلام قبول کرنے کی دعوت نہیں دی جائے گی'اگروہ خودہی اسلام قبول کرلے یااپنے فعل کی توبہ کرلے'توپھربھی اس پرارتدادکی حد قتل ساقط نہیں ہوگی.

کل سے ہم نواقض الاسلام کوشروع کریں.یعنی وہ خاص مختلف کچھ کفریہ اعمال کاذکر جن کی وجہ سے آدمی مرتدہوجاتاہے.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#30

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

ناقض الاسلام سے مرادوہ کفریہ کام جس سے آدمی ایمان واسلام سے خارج ہوجاتاہے.ناقض اسلام توبے شمارہیں.یعنی کسی بھی دین کے بنیادی عقیدے اورحکم کاانکارکرنے والاکافرہوجاتاہے.لیکن ہم یہاں دس نواقض اسلام کولکھیں گے جن کوامام ابن تیمیہ نے سمجھانے کے لیے اورزیادہ تر لوگوں کاان کاارتکاب کرنے کی وجہ سے لکھے.

پہلاناقض الاسلام:

اللّٰہ کے ساتھ شرک

ارشادباری تعالٰی ہے.

ان اللہ لایغفران یشرک به ویغفرمادون ذلک لمن یشاء. النساء:۱۱۶

بے شک اللّٰہ اس کوہرگزنہیں بخشتاکہ اس کے ساتھ شرک کیاجائے اوروہ اس کے سواجسے چاہے معاف کردیتاہے.

ہم پیچھے تفصلاتوحیدکوجان چکے ہیں.توحیدربوبیت'توحیدالوہیت اورتوحیداسماءوصفات میں شرک سے آدمی مرتدہوجاتاہے.

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

کسی بشرکے بارے میں جوشخص اللّٰہ ہونے کااعتقادرکھے' یاکسی مردے سے دعاکرے یااس سے رزق'مددیاہدایت کاطلب گارہو'اس پرتوکل کرے توایسے شخص سے توبہ کرائی جائی گی کرلے توٹھیک ورنہ اس کی گردن تن سے جداکردی جائے گی.مجموع الفتاویٰ:۴۲۲-۳

دوسراناقض الاسلام:

شرکیہ وسیلہ

ارشادباری تعالٰی ہے.

الاللہ الدین الخالص والذین اتخذومن دونه اولیاءمانعبدهم الالیقربوناالی اللہ زلفی.الزمر:۳

خبرداربندگی اورنیازمندی خالص اللّٰہ کی ہے'رہے وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوادوسرے کارسازپکڑرکھے ہیں.(اورکہتے ہیں)ہم توان کی عبادت(رجوع)اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللّٰہ تک ہماری رسائی(وسیلہ)کرادیں.

وسیلہ کاشرک توحیدربوبیت کے شرک میں شامل ہے.لیکن امام ابن تیمیہ نے اس کوخاص طورپرنواقض میں لکھاکیونکہ یہ شرک بہت عام ہے.

تصرف واختیارکی قدرت صرف اللّٰہ سبحانه وتعالٰی کے پاس ہے'اوراس کے سواکوئی بھی اس کے دربارمیں مخلوق کی حاجات پہنچانے اورسفارش کرنے کااختیارنہیں رکھتا.اللّٰہ تعالٰی مخلوق کی تدبیرخودکرتاہے'ان کی حاجات وپکارکاجواب دیتاہے'اوراس کے لیے اس نے اپناکوئی منشی ووزیرمقررنہیں کررکھا.

جولوگ انبیاءواولیاءکواس عقیدے کے ساتھ وسیلہ بناتے ہیں کہ یہ ہماری پکارسن کراللّٰہ تک پہنچاتے ہیں اوراللّٰہ کے مقرب بندے ہونے کے واسطے ہمارے سفارشی ہیں.تویہ شرکیہ وسیلہ ہے'اوراللّٰہ کی ربوبیت میں شرک ہے.

البتہ جوشخص انبیاء واولیاءکووسیلہ اوررب کے دربارتک پکارپہنچانے کا ذریعہ نہ سمجھتے ہوں لیکن اللّٰہ کوپکارتے ہوئے انبیاء کی شان وعزت کاواسطہ دے'ان کے امتی ہونے کاوسیلہ بنائے تویہ بدعتی وسیلہ ہے.کیونکہ اس وسیلہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اورصحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے کوئی صحیح دلیل نہیں ملتی اس لیے یہ بدعتی وسیلہ کہلاتاہے.

اوراللہ کی صفات کواوراپنے نیک اعمال کادعامیں وسلیہ بناناجائزہے.

تیسراناقض الاسلام:

مشرکین کوکافرنہ سمجھنا

ارشادباری تعالٰی ہے.

فمن یکفربالطاغوت ویؤمن م بالله فقداستمسک بالعروة الوثقی لوانفصام لھا.البقرہ:۲۵۶

پس جوکوئی طاغوت کاانکارکرے اوراللّٰہ پرایمان لائے پس اس نے نہ ٹوٹنے والے کڑے کومضبوطی سے تھام لیا.

جوشخص مشرکین کوکافرنہ کہے یاان کے کافرہونے میں شک کرنے لگے یاان کے مذہب کواچھاکہے یاسمجھنے لگے ایساشخص بھی کافرہوجاتاہے.

ایساشخص تویقیناکافرہوگاجواصلاًکفاریہودی٬عیسائی٬ہندوؤں٬غالی روافض وجہمیہ کوکافرنہیں سمجھتا حالانکہ ان کے کفرپرتمام مسلمانوں کااجماع ہے.البتہ ایسے کافرومرتد مثلاقبرپرستوں وغیرہ کواگرکوئی اس وجہ سے کافرنہیں کہتاکہ ان تک دعوت وحجت نہیں پہنچی تواسے کافرنہیں کہاجائے گا.

چوتھاناقض الاسلام:

مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مددکرنا

ارشادباری تعالٰی ہے.

یایھاالذین امنولاتتخذوالیھودوالنصاریٰ اولیاءبعضھم اولیاءبعض ومن یتولھم منکم فانه منھم ان اللہ لایھدی القوم الظلمین.المائدہ:۵۱

اے ایمان والویہودونصاریٰ کودوست مت بناؤ٬وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں٬اورجوتم میں سے ان کودوست بنائے گاوہ انہی میں سے ہے٬بے شک اللّٰہ ظالم قوم کوہدایت نہیں دیتا.

کفارسے دلی ہمدردی رکھنا٬مسلمانوں کے خلاف ان کی فتح مندی چاہنااورمسلمانوں کے خلاف ان کی نصرت ومددکرنا صریح کفرہے.کفارکی اسلام کے خلاف جنگ میں مددونصرت کرنے میں تمام چیزیں شامل ہیں مثلاًان کے لشکرکاسپاہی بننا٬ ان کااتحادی بننا٬ان کاراستہ ہموارکرنا٬ان کے لیے جاسوسی کرنااوران کی مادی ومعنوی کسی بھی قسم کی مددکرناوغیرہ.

امام قرطبی فرماتے ہیں.

جوشخص بھی مسلمانوں کے خلاف کافروں کوقوت٬طاقت اورہرطرح کی مدد فراہم کرتاہے تووہ انہی میں سے شمارکیاجائے گا.گویااللّٰہ تعالٰی نے بڑی وضاحت سے فرمادیاہے کہ اس کے ساتھ وہی رویہ برتاجائے گاجوان یہودیوں اورعیسائیوں کے ساتھ برتاجائے گا٬وہ شخص کسی مسلمان کے مال میں وراثت کاحقداربھی نہیں ٹھہرے گانہ اس کے مرنے کے بعد اس کامال مسلمان وارثوں میں تقسیم ہوگا٬اس لیے کہ وہ مرتدہوچکاہے٬یہ بھی ذہن نشین رہے کہ یہ حکم یاقیام قیامت تک جاری رہے گا.تفسیر القرطبی:۶-۲۱۷

پانچواں ناقض الاسلام:

غیراللّٰہ کے قانون کوشریعت اسلامی پرترجیح دینا

ارشادباری تعالٰی ہے.

ام لھم شرکاءشرعولھم من الدین مالم یاذن م به اللہ ولولاکلمۃ الفصل لقضی بینھم.

کیاان کے لیے اللّٰہ کے سواایسے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے وہ دین مقررکیاہے جس کااللّٰہ نے حکم نہیں دیااگرقیامت کے دن فیصلہ کرنے کی بات نہ ہوتی تویقیناًابھی فیصلہ کردیاجاتا.

شیخ محمدحامدالفقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

جوشخص قتل٬زناکاری یاچوری وغیرہ کے مقدمات میں فرنگیوں کے قوانین کے ذریعے فیصلے کرتاہے اوران قوانین کوکتاب اللّٰہ اورسنت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم پرمقدم کرتاہے وہ بھی تاتاریوں جیساہے بلکہ ان سے بھی بدترہے٬ایسا شخص

اگراسی طریقے پرڈٹارہااوراللّٰہ تعالٰی کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کاراستہ اختیارنہ کرے تووہ بلاشک وشبہ کافراورمرتد ہے.اسے نہ توکوئی مسلمانوں کاکوئی نام فائدہ دے سکتاہے اورنہ ہی ظاہری اعمال مثلاً نماز'روزہ'حج اورزکوۃ وغیرہ کااسے کوئی فائدہ پہنچ سکتاہے.فتح المجید:۳۹۴

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#31

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

چھٹاناقض الاسلام:

شریعت کی کسی بات کوناپسندکرنا

ارشادباری تعالٰی ہے.

والذین کفروافتعسالھم واضل اعمالھم ذلک بانھم کرھواماانزل اللہ فاحبط اعمالھم.محمد:۹۸

جن لوگوں نے کفرکیاان کے لیے ہلاکت ہے اوراللّٰہ نے ان کے اعمال ضائع کردیے'یہ اس لیے کہ انہوں نے اللّٰہ کے نازل کردہ احکام کوناپسندکیاتواس نے ان کے اعمال بربادکردیے.

اللہ کی شریعت سے بیزاری ونفرت اورناپسندیدگی کا اظہارکرناکفرہے اگرچہ آدمی شریعت اوراس کے حکم پرعمل پیرابھی ہو.آج بہت سے لوگوں کاوطیرہ ہے کہ وہ اسلامی شریعت کے حکم دوعورتوں کی گواہی ایک مردکے برابرہونے یامردوں کے لیے چارشادیوں کی اجازت پربیزاری وکراہت اورناپسندیدگی کااظہارکرتے ہیں'اوراوربہت سے لوگ داڑھی' مردکاشلوارکاٹخنوں سے اوپرکرنے'دعوت الی اللہ'شرک کی مذمت کرنے اورجہادوقتال جیسے شعائراسلام سے کراہت ونفرت کااظہارکرتے'اوراپنی تحریر وتقریرمیں اس کاذکرکرتے ہوئے پائے جاتے ہیں.ایک طبقہ اسلامی شریعت وحدودچورکا ہاتھ کاٹنے'کوڑے لگانے اورزانی کوسنگسارکرنے وغیرہ کومتشدد اورظلم قراردیتے ہوئے ان سے ناپسندیدگی کااظہارکرتے ہیں.یہ سب کفراورنواقض اسلام ہیں.

ساتواں ناقض الاسلام

دین اسلام کی کسی بات کامذاق اڑانا

ارشادباری تعالٰی ہے.

قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن لاتعتذروقدکفرتم بعد ایمانکم.التوبہ:۶۵-۶۶

کہوکیاتم اللّٰہ اوراس کی آیات اوراس کے رسول ہی کے ساتھ مذاق اڑاتے ہواب عذرنہ تراشوتم نے ایمان لانے کے بعدکفرکیاہے.

اس سے ثابت ہوتاہے کہ شریعت کی کسی چیزکے متعلق مذاق اڑاناکفرہے.آج دین کاٹھٹھہ اورمذاق اڑاناعام سی بات ہے'اوردین کے بنیادی عقائدجنت ودوزخ'فرشتوں'قبروحشر'پل صراط اور حوض کوثر کے متعلق لطیفے اورچٹکلے چھوڑے جاتے ہیں'جن کاذکر ہماری ادبی وصحافتی کتب وجرائدمیں عام ملتاہے. لوگوں کے نزدیک دین کے کسی عقیدہ اورشعارکاٹھٹھہ اڑانا' کسی کے پردے کونشانہ بنانا'کسی کی دینداری پرچوٹ کرنا' لوگوں کوان باتوں پرہنسانااورعاردلاناایک عام سی بات اور شغل ہے جبکہ اسلام میں یہ کام صریحًاکفرکادرجہ رکھتاہے.

آٹھواں ناقض الاسلام:

کسی کوشریعت محمدصلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے بالاترجاننا

ارشادباری تعالٰی ہے.

ومن یبتغ غیرالاسلام دینافلن یقبل منه وھوفی الاخرۃ من الخسرین.آل عمران:۸۵

سوا جوشخص اسلام کے سواکوئی اورطریقہ اختیارکرناچاہے اس کاوہ طریقہ ہرگزقبول نہ کیاجائے گااورآخرت میں وہ ناکام ونامرادہوگا.

صوفیاءکے کئی فرقوں کے نزدیک صاحب طریقت ولی جب معرفت کی ایک خاص منزل پرپہنچ جائے تووہ شریعت کے حلال وحرام اورفرائض کی پابندی سے بے نیازہوجاتاہے.ایساعقیدہ رکھنابھی کفرہے.

نوواں ناقض الاسلام:

جادواورعملیات کرنا

ارشادباری تعالٰی ہے.

ومایعلمان من احداحتی یقولاانمانحن فتنۃ فلاتکفر.البقرہ:۱۰۲

حالانکہ وہ(فرشتے)جب بھی کسی کواس(جادو)کی تعلیم دیتے تھے توپہلے صاف طورپرمتنبہ کردیتے تھے کہ دیکھ ہم محض ایک آزمائش ہیں توکفرمیں مبتلانہ ہو.

جادوکرنے اورکرانے والاشخص کفرکامرتکب ہے.شریعت اسلامی میں اس وجہ سے جادوگرکی سزاقتل ہے‘اوراس کی توبہ کے باوجود یہ سزاساقط نہ ہوگی.

دسواں ناقض الاسلام:

دین کاکچھ بھی علم نہ حاصل کرنا

ارشادباری تعالٰی ہے.

ومن اظلم ممن ذکربایت ربه ثم اعرض عنھاانامن المجرمین منتقمون.السجدہ:۲۲

اوراس شخص سے بڑاظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعے سے نصیحت کی جائے اورپھروہ ان سے منہ پھیرلے ایسے مجرموں سے توہم انتقام لے کررہیں گے.

دین کابنیادی علم جوایمان کے لیے ضروری ہے اس کے نہ ہونے سے بھی آدمی اسلام سے خارج ہوجاتاہے.دین اسلام اورشریعت کوردکردینایااس کاانکارکردیناکفرکی ایک شکل ہے‘اوراگردین اورشریعت کارد یاانکارتونہ کیاجائے لیکن دین سے جان بوجھ کربے رغبتی کی وجہ سے اس کی بنیادی چیزوں کوجان کراس پرایمان نہ لایاجائے توبہ کفراعراض کہلاتاہے.

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#32

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ‘امابعد

ہم نے جونواقض اسلام پڑھے جن سے آدمی کاومرتدہوجاتاہے.لیکن کسی شخص پرمعین کر کے یہ کہناکہ فلاں شخص کافرومرتدہے.توایسے کرنے سے قبل کچھ چیزوں کوملحوظ رکھاجاتاہے.تکفیرکے بارے میں ان چیزوں کوملحوظ رکھناسخت ضروری ہے.اوراس میں افراط وتفریط کرنااورکسی مسلمان کوکافرقراردیناسخت کبیرہ گناہ ہے.جن لوگوں نے ان شرعی اصول تکفیرسے زیادتی کرتے ہوئے مسلمانوں کی باطل طورپرتکفیرکی انھیں اہل بدعت خوارج کہاجاتاہے.اورجنھوں نے اصول میں کمی کرتے ہوئے کفارومرتدین کوبھی اہل ایمان میں سے سمجھاانھیں اہل بدعت مرجیہ کہاجاتاہے.جبکہ اہلسنت ان کے وسط میں قرآن وحدیث اوراجماع ائمہ وسلف کے عین مطابق کسی کوکافرقراردیتے ہیں.اس کی تفصیل توبہت ہے لیکن ہم مختصر طورپرانھیں پڑھیں گے.

اصول تکفیر:

تکفیرکے لیے جواصول لازم ہے وہ یہ ہے کہ تکفیرکی دلیل کے لیے قرآن وحدیث سے جونص بیان کی جائے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اورصحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ثابت کی جائے'اوراس کی تفسیروتفصیل صحابہ کرام'تابعین اورسلف صالحین سے اجماعًا ثابت ہو.

تکفیرکی دواقسام ہیں:

١-تکفیرمطلق

کسی عمل کومطلقًاکسی معین شخص اورگروہ پرحکم لگائے بغیربیان کرناکہ جس نے یہ اوریہ کام کیااس نے کفرکیا.

٢-تکفیرمعین

کسی معین شخص اورگروہ پرحکم لگایاجائے کہ یہ فلاں کفریہ عقیدے'قول یاعمل کی وجہ سے کافر ومرتد ہے.

تکفیرمعین میں دوباتوں کالحاظ رکھناضروری ہے.

١-فاعل شخص یاگروہ کے احوال وواقعات کومدنظررکھنا.

٢-فاعل شخص یاگروہ کے شرائط اورموانع تکفیردورکرنا.

١-تکفیرکی شرائط

رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

تین قسم کے لوگوں سے اللّٰہ تعالٰی نے قلم اٹھالیاہے.سونے والا جب تک بیدارنہ ہوجائے'بچہ جب تک بالغ نہ ہوجائے'مجنون جب تک اس کی عقل بحال نہ ہوجائے.ابن ماجہ:٢٠٤١

٢-تکفیرکے موانع

تکفیرکے موانع دورکیے بغیرتکفیرکرنااہلسنت کے قواعدو ضوابط سے خلاف ورزی کرنے اورناحق تکفیرکرنے کے زمرے میں آتاہے.

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

تاہم جہاں تک کسی شخص کومتعین یااس کی نشاندھی کرکے اس پرکافریاپکاجہنمی ہونے کاحکم لگانے کاتعلق ہے تواس کا انحصاراس بات پرہے کہ آیامطلوبہ شروط پوری ہوتی ہیں اورموانع زائل ہوئے ہیں یانہیں.مجموع الفتاویٰ:٣٢٩-١٠

تکفیرکے موانع درج ذیل ہیں.بلاقصد'جہالت'تاویل'اکراہ اورلغزش.

١-بلاقصد

بعض اوقات غصے'جلدی'خوشی اورنسیان میں ایک مسلمان کی زبان سے ایسے کفریہ کلمات نکل جاتے ہیں جواس کاعقیدہ نہیں ہوتا'ایسے بلاقصد الفاظ کی بناپرآدمی کافرومشرک نہیں ہوتا.

٢-جہالت

بعض اوقات آدمی کفریہ اورشرکیہ کام کرتاہے اوراسے علم نہیں ہوتاکہ یہ شرکیہ کام ہے'اوروہ اس کاعلم حاصل کرنے سے بھی عاجزہوتاہے.جب اسے بتایاجاتاہے تووہ ہٹ دھرمی کی بجائے فوراًترک کرجاتاہے.تویہ شرکیہ کام کرنے کی بناپراسے کافر نہیں کہاجائے گا.جب تک کہ اس کودین کی دعوت نہ دے دی جائے.

٣.تاویل

کفریہ عمل کرنے والا اپنے عمل کے لیے شریعت سے اگرکوئی باطل تاویل رکھتاہے تواس کی باطل تاویل کارد کیاجائے گا اوراس پردعوت وحجت تمام کرنالازمی ہے.

اکراہ:

اگرکوئی شخص کفرکااظہارکرنے پرزبردستی تشددوغیرہ کے ذریعے مجبورکردیاجائے تواس کے لیے جائزہے کہ وہ زبان سے مشرکوں کی موافقت کرے بشرطیکہ اس کے دل میں ایمان کانورہواوردل ایمان ویقین سے مطمئن ہوتوایساشخص بھی کافرنہ ہوگا.

واخردعوناان الحمدللہ رب العالمین

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#33

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

آج ہمارالیکچررسولوں پرایمان کے بارے میں ہے.

اب ہم ایمان کے متعلق بدعات پرپڑھیں گے.ایمان میں بدعت ایمان کے منافی اورنواقض میں سے نہیں کہ جن سے آدمی کافرہوجاتاہے.البتہ یہ ایمان کی اصل سنت تشریح کوپھیرنااوراس میں ملاوٹ کرناہے اس سے ایمان ناقص اورمردودہوجاتاہے.اس لیے ایمان میں بدعت کسی عمل میں بدعت سے بڑھ کرہے کہ عمل میں بدعت سے خاص وہ عمل مردودہوگااورایمان میں بدعت سے دین کی بنیاد ایمان مردوداورناقص ہوگا.

ایمان کے متعلق قرآن مجیدمیں تمام بیان جوتفصیل طلب ہے اس کی تشریح میں صحابہ کرام وسلف صالحین کی پیروی ضروری ہے.ارشاد باری تعالٰی ہے.

فان امنوبمثل ماامنتم به فقداهتدو.البقرہ:١٣٧

پس اگروہ ایساایمان لائیں جیسے تم(صحابہ) لائے ہوتووہ ہدایت پالیں گے.

جنہوں نے ایمان کی تشریح میں صحابہ کرام کی پیروی چھوڑکراپنی عقل کی پیروی کی وہ بدعتی فرقے کہلاتے ہیں.مثلاً خوارج ومرجیہ نے اصول ایمان میں'جبریہ وقدریہ نے تقدیرمیں اوراشاعرہ وماتریدیانے اللہ کی صفات میں بدعت اختیارکی.اب ان کی تفصیل پڑھیں گے.

اصول ایمان میں بدعت:

خوارج.

خوارج نے اپنی رائے سے قرآن وحدیث کے ظاہری مفہوم کو لیتے ہوئے تمام اعمال اسلام نماز'روزہ وغیرہ اوردیگراعمال صالحہ جن کی نسبت ایمان کی طرف کی گئی تھی اصل ایمان سمجھ لیااورچونکہ ان اعمال میں نافرمانی پرجہنم کی وعید سنائی گئی ہے.اس لئے ان کی نافرمانی کرنے والاان کے نزدیک کافرہے.مثلاً

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا

الاحیاءمن الایمان.صحیح بخاری:٢٤

حیاایمان کاحصہ ہے.

توخوارج نے سمجھاکہ حیاایمان ہے اوربے حیائی زناوغیرہ سے ایمان ختم ہوجاتاہے.

اہلسنت کے نزدیک اعمال صالحہ کمال ایمان ہیں.اعتقادمیں ان پرایمان لاتے ہوئے صرف عمل میں اس کے خلاف کرنے سے ایمان ناقص ہوتا ہے'دائرہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا.اہلسنت کے نزدیک ایمان صرف اللّٰہ کے احکام کاانکارکرنے'شرک کاارتکاب کرنے اورخاص کفریہ اعمال مثلاًنواقض الاسلام وغیرہ کے ارتکاب سے خارج ہوتاہے.

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

تین باتیں ایمان کی جڑاوربنیادہیں'اول یہ کہ جوشخص لااله الااللّٰہ کاقائل ہواپنے ہاتھ اورزبان کواس سے روک کررکھنا'کسی گناہ کی بناپراس کی تکفیرنہ کرنااورکس(کبیرہ یاصغیرہ گناہ کے)عمل کی بناپراس کودائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھنا. ابوداؤد:۲۵۳۲

خوارج کانظریہ حاکمیت:

اہلسنت کے نزدیک اللہ کی حاکمیت میں کفرو شرک صرف اسی صورت میں ہے جب فیصلے'تحاکم اوراجتماعی طورپر غیراسلامی احکام وقونین نافذاورحکم ٹھرائے جائیں.لیکن اگراسلامی قوانین نافذاورحکم ٹھرائیں جائیں لیکن اس کے بعدکوئی شخص انفرادی طورپرظلم کرجائے تویہ کفرنہیں.

جبکہ خوارج کے نزدیک اس صورت میں بھی کافرہوجاتاہے چاہے وہ انسانوں کے ذریعےحکم کتاب اللہ ہی کوٹھراتاہو.جیساکہ حضرت علی رضی اللہ اورمعاویہ رضی اللہ کے درمیان لڑائی کے درمیان انھوں نے صحابہ کواس لیے کافرکہا کہ انھوں انسانوں کوکتاب اللہ کے مطابق فیصلے کے لیے ثالث ٹھرایا.

اس کے علاوہ خوارج کے نزدیک شریعت میں اجتہادی اختلاف کرنے والابھی کافرہے.

اس طرح خوارج تکفیرکی شروط اورموانع کابھی انکارکرتے ہیں.

خوارج کی تکفیرمیں زیادتی سے ناحق طورپرمسلمانوں پرزیادتی اورظلم لازم آتاہے.

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#43

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ'امابعد

مرجئہ:

اصول ایمان میں بدعت اختیارکرنے والدوسرااگروہ مرجئہ ہے.

مرجیہ نے عمل کے ایمان سے کسی بھی قسم کے تعلق کی نفی کردی اورکہاکہ ایمان صرف اعتقادکانام ہے'اور صرف اعتقادکے اقراریاانکارسے وجودمیں آتااورخارج ہوتاہے' اورکسی قسم کے نیک وبدعمل سے ایمان بڑھتا'گھٹتایاختم نہیں ہوتا.

مرجئہ نے صحابہ کرام کے فہم کوترک کرکے ان آیات وحدیث سے دلیل لی جن میں صرف ایمان کے قبول کرنے پرجنت کی بشارت دی گئی ہے.مثلاً

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

اللّٰہ نے جہنم کی آگ ہراس شخص پرحرام کردی ہے جس نے اللّٰہ کی رضامندی کے حصول کیلئے لااله الااللّٰہ کہا.صحیح بخاری: ٤٢٥

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

ایمان کی سب سے بلندشاخ لااله الااللہ ہے'اورسب سے ادنی شاخ راستہ میں سے تکلیف دہ چیزہٹاناہے اورحیابھی ایمان کی شاخوں میں سے ہے.صحیح بخاری:۹

اس حدیث میں حیاکوایمان قراردینے سے یہ ثابت ہوتاہے کہ اعمال صالحہ بھی ایمان(کے کمال)میں شامل ہیں جن کے کرنے سے ایمان بڑھتاہے اورنافرمانی کرنے سے گھٹتاہے.

اہلسنت کے نزدیک ایمان کفریہ اعتقاد'قول اورعمل سے خارج ہوجاتاہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

کسی بندہ کے دل میں ایمان اورکفرجمع نہیں ہوسکتے.سلسلۃ الصحیحۃ:۱۰۵۰

جبکہ مرجئہ کے نزدیک کفرصرف اعتقاد دل سے اسلام کاانکاریاتکذیب کرنے کی صورت میں ہوگا.اورکلمہ کااقرارکرتے ہوئے کسی عمل سے انسان کافرنہیں ہوگا.

امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں.

جو(مرجئہ)کہتے ہیں کہ کفرصرف(اسلام کی) تکذیب اور انکار(کی صورت میں ہوتا)ہے.توپھراس باب(حکم المرتدیانواقض الاسلام) کا کیامطلب ہے جوہرمذہب کے علماءنے باندھاہے اور مرتد ایسا مسلمان ہوتاہے جواسلام قبول کرنے کے بعدکافرہو جاتاہے.حتی کہ علماء نے کئی اعمال بتائے ہیں جن کا(اعتقادکے بغیر)محض ہنسی مزاق میں (مثلاًاللہ ورسول کاصرف عمل میں ہنسی مذاق) کرنے سے آدمی مرتدہوجاتاہے. کشف الشبهات:۳۲

مرجیہ کی بدعت اس وقت تمام مسلمانوں میں پائی جاتی ہے الاماشاءاللہ.مرجیہ کی تکفیرحق کے انکارکی وجہ سے اہل کفروارتدادمسلمان کادرجہ پانے کی وجہ سے ان کے ظلم وسرکشی کے آگے بندبندھناممکن نہیں رہتااوربلکہ ان کے خلاف جہادکرنے والے مسلمان ومجاہدین خوارج وظالم قراردیے جاتے ہیں.

عقیدہ کلاس

لیکچرنمبر#35

اشاعرہ وماتریدیا:

اشاعرہ اللہ تعالٰی کی صفات جواس نے قرآن میں بیان کی ہیں ان کی تاویل(ظاہری معنوں کوپھیردینا)کرتے ہیں.

اشاعرہ اللہ کی صفت کلام'صفت علو'صفت استوا'ید'عین اوررجل وغیرہ جیسی صفات الٰہی کی تاویل کرتے ہیں'اورصفت استوااورعلوسے مرادغلبہ پانااورید' عین اوررجل وغیرہ سے مرادقدرت لیتے ہیں.اشاعرہ کی اس بدعت کی وجہ ان کاعقل اورعلم الکلام وفلسفہ سے ان چیزوں کوپرکھناہے.

اہلسنت اللہ کی ان صفات جن کوہم توحیداسماءوصفات میں پڑھ چکے ہیں ان کو ان کے ظاہری معنوں کے ساتھ مانتے ہوئے اس کی عظمت اورشان کے لائق سمجھتے ہیں اوران کی کسی اورظاہرومحیط شئے کے ساتھ تمثیل'تکیف یاان کی تاویل'تحریف اورتعطیل بیان نہیں کرتے.

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ فرماتے ہیں.

" ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اللہ عرش پر ہے جیسے اس نے چاہا اور جس طرح چاہا، بغیر کسی حد اور بغیر ایسی صفت کے جہاں کوئی بیان کرنے والا پہنچ سکتا ہے یا کوئی حد مقرر کرنے والا حد مقرر کر سکتا ہے، پس اللہ عزوجل کی صفات اسی سے ہیں اور اسی کے لیے ہیں، اور وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے اپنے آپ کو متصف کیا ہے ، اس کو نگاہیں نہیں پا سکتیں."کتاب درءابن تیمیہ 'الرد علی الجہیمہ:۱۰۴

حضرت جابربن عبداللہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'مجھے یہ اجازت دی گئے ہے کہ میں اللہ تعالٰی کے عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے کسی فرشتے کے بارے میں بیان کروں کہ اس کے کانوں کی لوسے کندھے تک کادرمیانی فاصلہ سات سوسال (کی مسافت جتنا)ہے.ابوداؤد:۴۷۲۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا.

کہ لوگ ہمیشہ آپس میں بحث ومباحثہ کرتے رہیں گے(اللّٰہ تعالٰی کی ذات وصفات کے بارے میں)یہانتک کہ یہ کہاجائے گاکہ اللّٰہ تعالٰی نے ساری مخلوقات کوپیداکیاتواللّٰہ تعالٰی کوکس نے پیداکیا.پس جواپنے دل میں اس قسم کاشبہ پائے تواسے چاہیے کہ کہے'امنت باللہ'میں اللّٰہ تعالٰی پرایمان لایا. ابوداؤد:۴۷۲۱

تقدیرمیں بدعات:

قدریہ:

قدریہ کانقطہ نظریہ ہے کہ ہرچیزانسان کے ارادہ اورقدرت کے تابع ہے گویاان کے نزدیک انسان اپنی تقدیرخودبناتاہے.سب کام انسان اپنے ارادہ اوراختیارسے کرتاہے اللّٰہ کااس سے کوئی تعلق نہیں.

حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

ہرامت میں مجوسی ہیں اورمیری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جوکہتے ہیں کہ تقدیرنہیں ہے.ان میں سے جومرجائے توتم اس کے جنازے میں شریک مت ہواورجوان میں سے بیمارہو جائےتواس کی عیادت نہ کرو.ابوداؤد:۴۶۹۲

جبریہ:

جبریہ نے تقدیرکے معاملے میں قدریہ کے مخالف گمراہی اختیار کی'ان کے نزدیک افعال واعمال اللّٰہ تعالٰی کے پیداکردہ ہیں'اور یہ ان میں انسان کے قدرت واختیارکاانکارکرتے ہیں.

حضرت عبداللّٰہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ یاجہنیہ کے ایک شخص نے سوال کیااورکہایارسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم جوکچھ ہم کرتے ہیں کیایہ جان کرکریں کہ اس پرتقدیردافع ہوچکی ہے یایہ کہ یہ بغیرتقدیرکے بس ابھی ایساہوگیا.آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ نہیں بلکہ یہ سمجھ کرکہ تقدیرمیں متعین ہوچکاہے تواس شخص نے یاچندلوگوں نے کہاکہ پھرعمل کی کیاضرورت ہے؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(عمل کرو)کہ بے شک اہل جنت کوجنت میں لے جانے والے اعمال کی توفیق ملتی ہے اوراہل دوزخ کودوزخ میں لے جانے والے اعمال کی توفیق ملتی ہے.ابوداؤد:۴۶۹۶